25واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

بروز پیر 8 جون 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***2677: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں۔

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

(جواب موصول نہیں ہوا)

بروز پیر 8 جون 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام اور اس میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2678: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں سالانہ کتنی گرانٹ وصول ہوئی تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران یونیورسٹی ہذا میں Development کا جو کام ہوا اس کی تفصیلات مع لاگت بتائیں۔

(ج) ان ڈویلپمنٹ کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا۔

(د) کس کس کمپنی کو ٹینڈر کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا۔

(ہ) کیا ان ٹینڈرز اور کاموں کی تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی تھی۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ فراہم کریں۔

(ز) اگر ڈویلپمنٹ کے کاموں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ان کی تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

(جواب موصول نہیں ہوا)

بروز پیر 8 جون 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے لیے گاڑیوں کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

***2682: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ V.C ڈاکٹر اقرار کے دور میں کتنی گاڑیاں خرید کی گئی ان گاڑیوں کی قیمت خرید گاڑی وائز بتائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے خرید کے لیے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کی نقل فراہم کریں۔

(ج) ان گاڑیوں کی فراہمی کے لیے کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان پارٹیوں کے نام اور ٹینڈر کی رقم پارٹی وائز بتائیں۔

(د) کس کس پارٹی کو گاڑیوں کی فراہمی کا ٹینڈر دیا گیا۔

(ہ) کیا ان گاڑیوں کی Verification تھرڈ پارٹی سے ہوئی۔

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن کیسی ہے۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

(جواب موصول نہیں ہوا)

بروز پیر 8 جون 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کو کمپیوٹرائزڈ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3258: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی منڈیوں میں ہول سیل مارکیٹنگ میں نیلامی کے ریکارڈ کے لئے سخت نگرانی کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی 30 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لیے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے جس کے لیے جنوری 2020 میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو معاونت کے لیے کہا گیا۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے اس منصوبے کا نام "Integrated Supply Chain Model for Agriculture" اور اس کا دورانیہ 2 سال تجویز کیا۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 80 ملین روپے رکھا گیا ہے اور ابتدائی طور پر یہ نظام لاہور کی 2 منڈیوں

(راوی لنک روڈ اور کاچھا) میں نصب کیا جائے گا۔اس منصوبہ کا Concept Paper پلاننگ اینڈڈویلپمنٹ بورڈ کے سمارٹ مانیٹرنگ آف ڈویلپمنٹ پروجیکٹس پورٹل پر 14 مئی 2020 کو اپ لوڈ کیا گیا جس کا نمبر 01192001089 ہے۔یہ منصوبہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی منظوری کے بعد 2 سال کی مدت میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب)محکمہ زراعت نے ایک سو سے زائد منڈیوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دیئے ہیں جن سے منڈیوں کی لوکل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

سیکرٹری زراعت پنجاب کے آفس میں اسامیوں کی تعداد اوران کے کیڈرسے متعلقہ تفصیلات

***3133:جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ آسامیاں کتنی ہیں؟

(ب)کتنی آسامیاں پرہیں ان آسامیوں پر تعینات گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کی تعداد مع نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں۔

(ج)گریڈ17اوراوپر کے ملازمین کس کس سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔

(د)کتنے ملازمین P.C.S سروس کتنے ملازمین C.S.S سروس کے ہیں کتنے ملازمین محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ہ)کیا حکومت ان ملازمین کے اخراجات ماہانہ بتائے گی۔

(و)کیا حکومت ان ملازمین کے پیٹرول اور ڈیزل کے اخراجات بتائے گی؟

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2019)

جواب

وزیرزراعت

(الف)سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ آسامیوں کی تعداد 148 ہے۔

(ب)101 آسامیاں پر ہیں۔گریڈ17 اور اوپر کی آسامیوں پر تعینات 33 ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین سی ایس ایس ، پی ایم ایس، پی ایم ایس(ایکس پی سی ایس) ، پی ایم ایس،(ایکس۔پی۔ایس۔ایس)، محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، محکمہ لاء اینڈ پارلیمانی آفیئر اور محکمہ زراعت کے سروس کیڈر زسے تعلق رکھتے ہیں۔

(د)

نمبر شمار	سروس کیڈر	تعداد ملازمین
1	سی ایس ایس	03
2	پی ایم ایس، پی ایم ایس (ایکس پی سی ایس)، پی ایم ایس (ایکس پی ایس ایس)	11
3	محکمہ زراعت	08

(ہ)حکومت سیکرٹری زراعت کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین پر تنخواہوں اورالاؤنسز کی مد میں 1,18,67,453روپے ماہانہ خرچ کرتی ہے۔

(و)پٹرول اور ڈیزل کے اخراجات 3,70,230روپے ماہانہ ہیں۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی اسامیوں کی تعداد نیز ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3134: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی کتنی آسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) ان آسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اوران کا تعلق کس سروس سے ہے۔

(ج) کتنے ملازمین Deputation پر ان آسامیوں پر کام کررہے ہیں Deputation پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں نیزان کی تعلیم اور تجربہ بتائیں۔

(د) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو واپس ان کے Parent ڈیپارٹمنٹ میں بھجوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایک ڈپٹی سیکرٹری عرصہ دس سال سے اس محکمہ میں Deputation پر کام کررہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں اس کو اتنے عرصہ سے Deputation پر تعینات کرنے کی خاص وجوہات، تعلیم اور دیگر عوامل بتائیں۔

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری کی 03 اور ڈپٹی سیکرٹری کی 07 آسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام ، عہدہ ، گریڈ ، عرصہ تعیناتی اور سروس کیڈر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) Deputation پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(د) Deputation پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) Deputation پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

بیمارزدہ فصلوں کے بارے میں کسانوں کیلئے آگاہی مہم اور بیماریوں کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

*3919: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ گندم، چاول، کپاس، گنا ان فصلوں میں آئے روز بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ہمارے کسان تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے ان بیماریوں سے ناواقف ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کسانوں کی رہنمائی کے لئے ان اہم فصلوں کی بیماریوں کے لئے مشورہ اور مالی امداد کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(ج) کیا حکومت کوئی ایسی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو گاؤں میں جا کر کسانوں کو اچھے مشورے دے ماہرین کو بھرتی کرنے اور کسانوں کو اچھی فصل کی پیداوار کی رہنمائی کے لئے ماہرین کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں۔

(تاریخ وصولی26دسمبر2019تاریخ ترسیل24فروری2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ چاول کی فصل میں سال 2018 میں بیماریوں کا حملہ 14% تھا جو سال 2019 میں 10.4% ریکارڈ کیا گیا۔اسی طرح کماد کی فصل میں سال 2018 میں 5.6%حملہ دیکھا گیا جو سال 2019 میں بتدریج کم ہو کر 5.2% ہوگیا۔اگر کپاس کی فصل پر نظر دوڑائی جائے تو سال 2018 بیماریوں کا حملہ 11.39% تھا جو 2019 میں کم ہو کر 8.39% ہو گیا تاہم کپاس کی فصل پر سنڈیوں اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملوں میں شدت آئی ہے۔2018 میں یہ 35.08% تھی جو 2019 میں بڑھ کر 39% ہوگئی۔اس لیے درج بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ فصلوں کی بیماریوں میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے بلکہ محکمہ زراعت کا عملہ گاؤں اور تحصیل کی سطح پر بیمارزدہ فصلوں کے بارے میں کسانوں کے لیے آگاہی مہم اور بیماریوں کے تدارک سے متعلق مکمل طور پر فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف پہلے ہی گاؤں کی سطح پر جا کر کاشتکاروں کو کیڑوں اور بیماریوں سے متعلق معلومات اور مشاورت فراہم کر رہا ہے۔

(ج)جہاں تک گاؤں میں جا کر کسانوں کو اچھے مشورے دینے کا تعلق ہے تو محکمہ زراعت کا ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف گاؤں گاؤں جا کرفصلات کی مکمل پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں کسانوں کو تربیت دیتا ہے اور اس کے علاوہ موقع پر جا کر فصل کا معائنہ بھی کرتا ہے اور کسانوں کو کھاد کے مناسب استعمال ، بیماریوں اور کیڑوں کے تدارک سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7ستمبر2020)

ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ کی لیبارٹری، ملازمین کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4040: **جناب محمد ارشد ملک**: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ کی کتنی لیبارٹیاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب)اس لیبارٹری کے دفتر کہاں کہاں پر ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں۔

(ج)اس لیبارٹری کے کتنے ملازمین باقاعدہ متعلقہ Field کا تجربہ اور تعلیم رکھتے ہیں۔

(د)اس لیبارٹری کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مدوائز بتائیں نیز اس لیبارٹری سے کسانوں کو کیا کیا سہولیات فراہمی کی جاتی ہیں۔

(ہ)اس لیبارٹری میں کتنے رہائشی کوارٹر ہیں ان رہائشی کوارٹر کی الاٹمنٹ کون کرتا ہے گریڈ 11 سے اوپر کتنے ملازمین ان کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں۔

(تاریخ وصولی 7 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 4 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے تحت ایک تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی ساہیوال میں کام کررہی ہے اور اس لیبارٹری میں 7 ملازمین کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	محمد جمیل	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ(SF)	18
2	نسیم اختر	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	17
3	محمد حیات خاں	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	17
4	فرخ علی	سینئر کلرک	14
5	عاشق علی	ڈرائیور	07
6	محمد حنیف	لیبارٹری اٹنڈنٹ	05
7	جاوید انوار	نائب قاصد	01

(ب)ساہیوال میں مٹی اور پانی کی ضلعی سطح پر ایک ہی لیبارٹری ہے جو کہ پاکپتن روڈ، ساہیوال پر واقع ہے اور اس کا رقبہ 18 کنال ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	تجربہ
1	محمد جمیل	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ(SF)	M. Sc(Hons), Soil Science	29سال
2	نسیم اختر	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	M. Sc(Hons), Soil Science	8سال
3	محمد عمر حیات خاں	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	M. Sc(Hons), Soil Science	4سال

(د)لیبارٹری ہذا کے بجٹ کی مدوائز تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ	کل بجٹ
2018-19	6330562روپے	152692روپے	7852254روپے
2019-20	4950000روپے	1214600روپے	6164600روپے

اس لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔

(ہ)اس لیبارٹری میں کل چار رہائشی کوارٹرز ہیں جن کی الاٹمنٹ اتھارٹی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	تعداد	ٹائپ	الاٹمنٹ اتھارٹی ڈیوولیوشن سے پہلے	الاٹمنٹ اتھارٹی ڈیوولیوشن کے بعد
1	1تا4	2	Class-IV (400 sft)	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ(SF)،ساہیوال	2001 کے بعد ڈی سی او،ساہیوال جبکہ 2009 کے بعد کمشنر،ساہیوال
2	5تا11	1	D-Type (606 sft)	ایضاً	ایضاً
3	16تا17	1	C-Type (1500 sft)	ایضاً	ایضاً

مذکورہ لیبارٹری میں گریڈ 11 سے اوپر کے ملازمین کیلئے صرف ایک رہائشی کوارٹر ہے جس کے آلاٹی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
محمد ارشاد موہل	ڈائریکٹر آن فارم واٹر مینجمنٹ،ساہیوال	BS-19

چونکہ یہ رہائش ڈسٹرکٹ پول میں شامل ہے اس لیے اس کی الاٹمنٹ کا اختیار کمشنر ساہیوال کے پاس ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر 2020)

صوبہ میں جعلی ادویات اور کھادوں کی روک تھام کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4083:سید عثمان محمود:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت کے جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے شعبہ اور ٹاسک فورس کے ملازمین نے سال 2018اور 2019میں ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کتنی جعلی اور غیر معیاری زرعی ادویات و کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کیا کیا کارروائی کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ب)ان میں سے کتنے لوگوں / مجرموں کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان کے کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں سال وائز اور ضلع وائز تفصیلات بتائی جائے۔

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 5 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر رجسٹرڈ	جعلی کھاد برآمد
2018	راجن پور	240	239	1	1	-
2019	راجن پور	232	215	17	17	-
2018	رحیم یار خان	359	336	23	23	-
2019	رحیم یار خان	344	327	17	17	750بوری

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں زرعی ادویات کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	تعداد چھاپہ جات	مالیت زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	ایف آئی آر رجسٹرڈ	ایف آئی آر جو سٹے آرڈر کی وجہ سے درج نہ ہو سکی
2018	راجن پور	368	355	13	5	4لاکھ45ہزار روپے	12	6
2019	راجن پور	401	397	4	13	14لاکھ18ہزار روپے	15	2
2018	رحیم یار خان	539	528	11	7	18لاکھ روپے	8	10
2019	رحیم یار خان	556	542	14	7	1کروڑ55لاکھ روپے	11	10

(ب) ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری کھادوں کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ / سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	1	-	-	1
2019	راجن پور	17	3	بالترتیب 63ہزار، 45ہزار اور 5ہزار روپے جرمانہ 4مقدمات میں ملزمان بری	14
2018	رحیم یار خان	23	4	4مقدمات میں ملزمان بری	19
2019	رحیم یار خان	17	-	-	17

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری زرعی ادویات کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ / سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	12	6	5مقدمات میں کل -/185000روپے جرمانہ جبکہ 1مقدمہ میں ملزم بری	6

2019	راجن پور	15	1	جرمانہ 20 ہزار روپے	14
2018	رحیم یار خان	8	1	جرمانہ 10 ہزار روپے	7
2019	رحیم یار خان	11	1	جرمانہ 30 ہزار روپے	10

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

رحیم یار خان شہر میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و طریقہ کار سے متعلقہ تفصیلات

*4087: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان سٹی میں کتنی سبزی اور فروٹ منڈیاں کس حال، کس جگہ اور کس طریقہ کے تحت پر چل رہی ہیں تفصیلات بتائی جائے؟

(ب) ان کی دیکھ بھال، دکانات کی آکشن منڈی کے مسائل اور کاروبار کی موجودہ صورت حال کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ نیز حکومت ان کی بہتری کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 5 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل رحیم یار خان میں ایک سبزی و پھل منڈی شہباز پور روڈ پر واقع ہے جو کہ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کی ملکیت ہے جو دکانات کی آکشن و الاٹمنٹ کی ذمہ دار ہے تاہم منڈی کے جُملہ انتظامی امور کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان کرتی ہے۔پنجاب اسمبلی نے حال ہی میں پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کی منظوری دی ہے اور اب اس ایکٹ کے جملہ رولز بنائے جا رہے ہیں اس لیے مذکورہ منڈی فی الحال پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 کے تحت ہی چل رہی ہے۔

(ب) منڈی کی دیکھ بھال اور آکشن کے حوالے سے جواب جز "الف" میں دے دیا گیا ہے۔منڈی کے مسائل کے حوالے سے موجودہ منڈی چھوٹی ہونے کی وجہ سے کاروبار کے لیے ناکافی ہے۔اس بناء پر بہتری کے لیے مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان نے نئی سبزی و پھل منڈی کے لیے اراضی رقبہ 14 ایکڑ 3 کنال 9 مرلہ واقع نیو سبزی منڈی موضع کوٹ کموں شاہ، رحیم یار خان خرید کیا جس کا قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے اور تعمیر کیلئے محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

جنوبی پنجاب میں جعلی زرعی ادویات کی ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*4273: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے جعلی زرعی ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کا اس معاملہ میں کیاچیک اینڈ بیلینس ہے۔

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کاشتکاروں کو کوالٹی زرعی زہریں فراہم کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس مقصد کے حصول کیلئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے تحصیل اور ضلعی سطح پر پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کر کے ان کی تصدیق کیلئے لیبارٹری بھجواتے ہیں اور ناقص اور غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری/ جعلی زرعی ادویات کی تیاری میں ملوث فیکٹریوں پر خفیہ چھاپہ جات مارے جاتے ہیں جن میں نہ صرف جعلی زرعی ادویات کو موقع پر قبضہ میں لیا جاتا ہے بلکہ ان کی تیاری میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے مقدمات بھی درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب کے 14 اضلاع کی اس ضمن میں سال 2019 اور سال 2020 کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

سال	تعداد نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر رجسٹرڈ	گرفتار ملزمان	تعداد چھاپے	مقدار/ وزن ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	مالیت ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات
2019	5671	165	156	70	131	2,16,652 کلو گرام اور 26,938 لیٹر	11,39,71,073/- روپے
2020 (اگست)	3548	119	132	126	126	30,778 کلو گرام اور 12,775 لیٹر	7,24,74,678/- روپے

مزید برآں سال 2019 اور 2020 میں اب تک 27 جعلی کمپنیاں، 10 فیکٹریاں (جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی) اور 2 لاکھ 37 ہزار جعلی لیبل کو پکڑا گیا اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اب تک 71 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں عدالت نے 12 ملزمان کو 2 سال تک کی جیل کی سزائیں سنائی ہیں اور کل -/18,83,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس ضمن میں صوبائی سطح پر ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئرمین ایڈیشنل سیکرٹری زراعت ہیں جبکہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ہیں جن کے چیئرمین ڈپٹی کمشنرز اور ممبران میں محکمہ زراعت،

پولیس ، پراسیکیوشن ، کاشتکاروں ، زرعی ادویات کی کمپنیوں اور ڈیلروں کے نمائندے شامل ہیں اور یہ ٹاسک فورس کمیٹیاں ہر ماہ زرعی انسپکٹرز اور دیگر محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہیں۔مزید برآں ٹاسک فورس کی ہیلپ لائن کا موبائل نمبر تمام سرکاری دفاتر، زرعی ادویات وکھادوں کی دکانوں اوردیگر نمایاں جگہوں پرواضع طور پربذریعہ پینافلیکس آویزاں کیاگیا ہے جس پرکی گئی شکایت پر فوری کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7ستمبر2020)

جنوبی پنجاب میں کپاس کی پیداوار کے متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***4275: محترمہ شاہینہ کریم:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداواربری طرح متاثرہوئی ہے؟

(ب)اس حوالے سے حکومت نے کوئی واضح پالیسی دی ہے یانہیں۔

(تاریخ وصولی28جنوری2020تاریخ ترسیل14اپریل2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی ہے کماد کی آبپاشی کے لیے درکار پانی کے زیادہ استعمال سے ہوا کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کپاس پر نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کپاس کو صرف گرم اور خشک آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے ان جملہ عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

(ب)محکمہ زراعت ، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

1 پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لیے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔

2 کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لیے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل -/320.363ملین روپے لاگت آئے گی۔

3 کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لیے ایک ریسرچ اسٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جا رہا ہے جس پر کل -/175.350ملین روپے لاگت آئے گی۔

4 کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے موثر تدارک کیلئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کیلئے 4.4 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(تاریخ جواب وصولی7ستمبر2020)

ساہیوال: گرین مارکیٹ، فروٹ اور سبزی منڈیوں کو شہر سے باہر منتقلی کے لیے رقبہ مختص کرنے اور تعمیراتی کام سے متعلقہ تفصیلات

***4287: ملک ندیم کامران:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 24 مئی 2011 کو گرین مارکیٹ فروٹ منڈی اور سبزی منڈی کو ساہیوال شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے رقبہ مختص کیا تھا کتنا رقبہ گرین مارکیٹ کتنا رقبہ فروٹ منڈی اور کتنا رقبہ سبزی منڈی کے لئے مختص کیا گیا؟

(ب) مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی مذکورہ کنسلٹنٹ اور کنٹریکٹر فرم کو کتنی رقم جاری کی جا چکی ہے کیا مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ صرف ایک کمپنی کو دیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں۔

(ج) مذکورہ منڈیوں میں گرین مارکیٹ، سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کے لئے کتنے کتنے پلاٹ کس کس کو الاٹ کئے گئے نام، ولدیت اور پلاٹ کی قیمت کی تفصیل فراہم کریں۔

(د) اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے کتنے الاٹیوں سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے مکمل تفصیل فراہم کریں۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام منڈیوں کا کام روک دیا گیا ہے تعمیراتی کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت مذکورہ منڈیوں کا تعمیراتی کام جلد از جلد مکمل کروانے اور تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 30 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) درست ہے، مذکورہ منڈیوں کیلئے مختص کردہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام منڈی	گرین مارکیٹ	فروٹ منڈی	سبزی منڈی	کل رقبہ
مختص رقبہ	284 کنال 10 مرلہ	59 کنال	59 کنال	402 کنال 10 مرلہ

(ب) مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ سمکون کنسٹرکشن کمپنی (Simcon Construction Company) فیصل آباد کو مبلغ -/472 ملین روپے میں مورخہ 31 جنوری 2015 کو دیا گیا۔ کنسلٹنٹ فرم کے لیے اے زیڈ انجینئرنگ ایسوسی ایٹس کو Man hours Calculation کی بناء پر ہائر کیا گیا۔ کنٹریکٹر فرم کو مبلغ -/20,98,86,843 روپے اور کنسلٹنٹ فرم کو مبلغ -/73,92,151 روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے نیز یہ کہ مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ صرف ایک ہی کنٹریکٹر فرم کو دیا گیا تھا۔

(ج)

نام منڈی	تعداد پلاٹس الاٹی	پلاٹ سائز	قیمت فی پلاٹ
غلہ منڈی	97	20x44	-/17,67,040 روپے

	45 کل= 142	21x44	-/18,55,392روپے
سبزی منڈی	55	16x40	-/11,67,360روپے
پھل منڈی	57	16x40	-/11,67,360روپے

پلاٹس کی الاٹمنٹ کی تفصیل " الف " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ منڈیوں کا تقریباً45٪ کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55٪ کام باقی ہے۔

نام منڈی	کل پلاٹس	تعداد پلاٹس الاٹی	کل پلاٹس کی قیمت (روپے)	وصول شدہ قیمت (روپے)	بقایا قیمت (روپے)
غلہ منڈی	276	142	26,03,35,328	21,06,55,863	4,96,79,465
سبزی منڈی	121	55	6,42,04,800	6,42,04,800	0
پھل منڈی	105	57	6,42,04,800	5,08,69,480	1,33,35,320
میزان	502	254	38,87,44,928	32,57,30,143	6,30,14,785

الگ الگ الاٹی سے وصول شدہ قیمت اور بقایا قیمت کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست ہے۔مذکورہ منڈیاں 402کنال10 مرلے پر پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس(PAPMO) کے سیکشن 29 کے تحت عمل میں لائی گئیں۔زمین کی خرید کیلئے مارکیٹ کمیٹی پر اونشل فنڈ بورڈ سے قرضہ حاصل کیا گیا۔مذکورہ منڈیوں کی تعمیر پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور نیلامی سے حاصل شدہ رقم سے کی جانی تھی۔کل 502 پلاٹس میں سے 40٪ کی آکشن کوٹہ جبکہ 60٪ کی الاٹمنٹ کوٹہ کے تحت نیلامی عمل میں لائی جانی تھی۔الاٹمنٹ کوٹہ میں سے 254 پلاٹس الاٹ کر دیئے گئے ہیں جن کی حاصل شدہ رقم سے مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے حاصل کیا گیا قرضہ واپس کیا اور باقی رقم سے مذکورہ منڈیوں کی تعمیرات کا عمل شروع کیا گیا۔منڈیوں کی تعمیر کا تقریباً45٪ کام مکمل ہوچکا ہے۔فنڈز کی عدم دستیابی سے پہلے پلاٹوں کی نیلامی کیلئے نیڈ ایسسمنٹ پراجیکٹ امپلی منٹیشن کمیٹی (NA&PIC)کی مورخہ 18-12-2018 کو میٹنگ ہوئی جس میں جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے فیصلہ کیا کہ پہلے زمین کی قیمت جو کہ2011 میں منظور ہوئی تھی کافی پرانی ہوچکی ہے جس کا از سر نو تعین ضروری ہے لہٰذا مورخہ 03-1-2019 کو ڈسٹرکٹ پرائس ایسسمنٹ کمیٹی(DPAC) نے زمین کی نئی قیمت کا تعین کر دیا جس کا کیس بذریعہ کمشنر ساہیوال ڈویژن مورخہ18-1-2019 کالونی ڈیپارٹمنٹ برائے منظوری پرونشل پرائس ایسسمنٹ کمیٹی(PPAC) بھیجا گیا جس کا جواب مورخہ 11-12-2019 کو کالونی ڈیپارٹمنٹ نے دیا کہ پلاٹوں کی نئی قیمت کا تعین ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ساہیوال یا مارکیٹ کمیٹی خود کر لے۔چونکہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ساہیوال اور مارکیٹ کمیٹی زمین کی نئی قیمت کا تعین نہ کر سکتی تھی لہٰذا دوبارہ کیس بذریعہ کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال مورخہ02-3-2020 کالونی ڈیپارٹمنٹ کو برائے منظوری پرونشل پرائس ایسسمنٹ کمیٹی(PPAC) بھیج دیا گیا جو کہ وہاں انڈر پراسس ہے۔مزید نظر ثانی تخمینہ (Revised Estimate)کیلئے نیڈ ایسسمنٹ پراجیکٹ امپلی منٹیشن کمیٹی (NA&PIC) کی منعقدہ میٹنگ مورخہ20فروری 2020 میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے یہ فیصلہ کیاکہ کنسلٹنٹ فرم کو دوبارہ بذریعہ اشتہار منتخب کیا جائے گاجس کیلئے اخبارمیں اشتہار دیا گیا جس پر دو فرموں نے اپلائی کیا۔جو Selection Criteria جاری کیا گیا کمیٹی نے چند وجوہات کی بنا پر

فیصلہ کیا کہ یہ Criteria مطلوبہ کام سے مطابقت نہ رکھتا ہے لہٰذا اشتہار دوبارہ دیا جائے۔دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا جاچکا ہے جس کے تحت کنسلٹنٹ فرم کا انتخاب دس دن کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

ضلع ملتان میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد نیز قادر پور راں کمیٹی کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4340: **ملک واصف مظہر**: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) تحصیل ملتان صدر میں موجود مارکیٹ کمیٹی قادر پور راں کو کیوں ختم کیا گیا ہے۔

(ج) کون سی نئی پالیسی بنائی گئی ہے اور صوبہ بھر میں اس پالیسی کے تحت کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ختم کی گئی ہیں ان کی ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 10 فروری 2020 تاریخ ترسیل 20 مئی 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب ایگری کلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 کے تحت ضلع ملتان میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں۔

1۔مارکیٹ کمیٹی ملتان

2۔مارکیٹ کمیٹی قادر پور راں

3۔مارکیٹ کمیٹی شجاع آباد

4۔مارکیٹ کمیٹی جلالپور پیر والا

پامرا (PAMRA) ایکٹ 2018 کے تحت ضلع ملتان میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

1۔فروٹ اینڈ ویجیٹبل مارکیٹ کمیٹی ملتان

2۔گرین مارکیٹ کمیٹی ملتان

3۔مارکیٹ کمیٹی شجاع آباد

4۔مارکیٹ کمیٹی جلالپور پیر والا

(ب) پامرا (PAMRA) ریگولیشن 2019 کے مطابق ایسی سرکاری منڈیاں جن کی زرعی اجناس کی سالانہ آمد 75 ہزار ٹن سے کم ہو، ایسی مارکیٹس کو اتھارٹی کسی دوسری مارکیٹس کے ساتھ ضم کر سکتی ہے جبکہ سبزی و فروٹ مارکیٹ قادر پور راں کی سالانہ زرعی اجناس کی آمد 24 ہزار ٹن ہے جو کہ مقررہ معیار سے کم ہے جس کی بنیاد پر قادر پور راں کی سبزی و فروٹ

منڈی کو فروٹ و سبزی مارکیٹ کمیٹی ملتان اور گرین(Grain) مارکیٹ کو گرین مارکیٹ کمیٹی ملتان میں ضم کردیا گیا ہے کیوں کہ یہ الگ سے مالی طور پر قابل عمل نہ تھی۔

(ج)پامرا(PAMRA) ترمیمی ایکٹ پنجاب اسمبلی سے منظور کرایا گیا ہے اور اس کے تحت 131 مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔سابقہ قانون پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 کے تحت صوبہ بھر میں 135 مارکیٹ کمیٹیاں قائم تھیں جن میں سے29 مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کیا گیا ہے اور 25 نئی مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔جو مارکیٹ کمیٹیاں پامرا ایکٹ 2018 کے تحت معیار پر پورا نہیں اترتی تھیں انہیں ختم کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر2020)

صوبہ بھر میں حکومت کی طرف سے پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4353: **چودھری مظہر اقبال**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال2018اور2019 میں صوبہ بھر میں دالوں کی پیداوار کتنی تھی؟

(ب)صوبہ بھر میں کتنے کاشتکاروں کو دالوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے پورٹیل سولر اریگیشن سسٹم رعائتی قیمت پر فراہم کئے۔

(ج)سال2020 میں کتنے پوریٹبل سولر اریگیشن سسٹم حکومت تقسیم کرے گی۔

(د)یہ کن کن اضلاع کے کاشتکاروں کو فراہم کرے گی۔

(تاریخ وصولی10 فروری2020 تاریخ ترسیل20 مئی2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال19-2018 اور 20-2019 میں صوبہ بھر میں دالوں کی پیداوار کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شما	دالیں	سال 19-2018		سال20-2019	
		رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار(ٹنوں میں)
1	مونگ	3,72,803	1,10,147	3,98,059	1,19,575
2	ماش	24,681	3,238	23,051	3,042
3	مسور	18,714	2,729	12,918	2,240
4	چنا	21,16,420	3,77,220	21,01,230	4,30,000

(ب)وفاقی حکومت کے دالوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں کل 20 کاشتکاروں کوپورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم رعایتی قیمت پر فراہم کیے جارہے ہیں جن کی تقسیم بلحاظ رقبہ (چنا کاشت)، بھکر 15، لیہ 4 اور میانوالی1 ہے۔

(ج)سال21-2020 میں حکومت کی طرف سے کاشتکاروں کو پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم کی فراہمی کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

(د) جواب جز "ج" میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7ستمبر2020)

صوبہ میں ٹڈی دل سے فصلوں کو محفوظ بنانے کیلئے محکمہ زراعت کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4392: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور**: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ بھرمیں ٹڈی دل نے فصلوں پر حملہ کیاہے؟

(ب) ٹڈی دل کے حملہ سے فصلوں کو محفوظ بنانے کے لیے محکمہ زراعت نے کیاحکمت عملی مرتب کی ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی14 فروری2020 تاریخ ترسیل23جون2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف)پاکستان میں 3 لاکھ مربع کلومیٹر ریگستانی علاقہ صحرائی ٹڈی دل کی افزائش کے لئے موزوں ہے جس میں سے60% بلوچستان، 25%سندھ اور 15%پنجاب (چولستان) میں واقع ہے۔ پنجاب میں وسط جون 2019 کے بعد سے کیڑے بہاولپور ڈویژن میں داخل ہوئے لیکن وہ صرف چولستان تک محدود تھے۔بعد میں دسمبر 2019 کے آخری ہفتے کے دوران اس کی نقل و حرکت ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، فیصل آباد اور سرگودھا میں دکھائی دی۔جب یہ راجستھان سے بلوچستان ہجرت کر رہا تھا تو شدید سردی اور ہوائیں رکاوٹ بنی پنجاب میں ٹڈی دل کے حملے کی زد میں آنے والے نمایاں علاقے بھکر، خانیوال،ملتان، لیہ، بہاولپور, بہاولنگر، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، خوشاب، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور لودھراں شامل ہیں جہاں پر ٹڈی دل نے فصلوں پر حملہ کیا۔

(ب)ریگستانی ٹڈی ایک کیڑا ہے جس کا تعلق گراس ہاپر کی فیملی سے ہے یہ ایک دل کی شکل میں حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔بین الاقوامی ادارہ FAO اس کی باقاعدہ مانیٹرنگ کرتا ہے اور الرٹ ایشو کرتا ہے۔پاکستان میں ان ٹڈیوں کے کنٹرول کیلئے وفاقی ادارہ پلانٹ پروٹیکشن ذمہ دار ہے جبکہ صوبہ پنجاب میں یہ ذمہ داری پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی

(PDMA) کی ہے۔ پچھلے سال فروری 2019میں یہ کیڑا سعودی عرب سے ہجرت کر کے ایران اور پھر بلوچستان کے ریگستان میں داخل ہوا جو کہ ان کی موسم بہارمیں افزائش کیلئے موزوں جگہیں ہیں۔بعد ازاں بلوچستان میں خشکی اور سبزہ ختم ہونے کی بناء پر یہ ہجرت کر کے اپنی موسم گرما کی افزائش کیلئے سندھ اور انڈیا کے صحراؤں میں داخل ہوا اور جون کے مہینے میں پنجاب کے چولستان صحرا میں داخل ہوا۔فروری 2019سے ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومتیں مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کیلئے اب تک اس کی مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کر رہے ہیں۔

پنجاب حکومت نے اس کیڑے کے ممکنہ حملے کو مد نظر رکھتے ہوئے ماہ جون سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1) ایک جامع لوکسٹ یا ٹڈی دل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ زراعت،لائیوسٹاک،جنگلات، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور PDMAکو شامل کیا گیا۔

2) ایک ورکنگ گروپ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی سربراہی میں تشکیل دیا گیا۔

3) ہر ڈپٹی کمشنراور اسسٹنٹ کمشنر کے آفس میں لوکسٹ کنٹرول روم بنائے گئے۔

4) بہاولپور ، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے اضلاع حملہ کی زد میں آنے والے قرار دیئے گئے۔

5) 210ملین روپے لوکسٹ کنٹرول کیلئے مختص کیے گئے جس میں سے 100ملین وفاقی حکومت کو دیئے گئے اور بقایا رقم3 ڈویژنز کے اضلاع کو مختص کیے گئے۔

6) محکمہ زراعت نے تقریباً 40ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز کے انتظامات کئے۔

7) وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے ریگستان میں سپرے کیلئے ایک جہاز کو پنجاب کے لئے مختص کر دیا۔

8) 92گاڑیاں کنٹرول آپریشنز میں استعمال کی گئیں اور 2000سے زیادہ شولڈر ماؤنٹڈز سپریئرز کا استعمال کیا گیا۔

9) موسم سرما میں ریگستانی ٹڈیوں کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کیلئے 275ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

10) اب تک تقریباً54 ہزارلیٹر پیسٹی سائیڈز ٹڈیوں کے انسداد کیلئے استعمال کی جا چکی ہے۔

11) اس وقت پنجاب میں محکمہ زراعت کی جانب سے 1013 ٹیمیں (جن میں 3000سے زیادہ لوگ شامل ہیں) ضلعی انتظامیہ اور پاک فوج کی حمایت کے ساتھ 25 سے زائد اضلاع میں کام کر رہی ہیں۔

نیشنل ایکشن پلان 21-2020 ایک نیشنل ایکشن پلان ڈیڑھ سال پر محیط تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں: پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر2020جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون2021 ہے۔وزیر اعظم پاکستان نے ریگستانی ٹڈیوں کے ممکنہ خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل ایمر جنسی کا اعلان کر دیا ہے۔

فیز I:ملک کو 2019 کے دوران ٹڈی دل کے شدید پھیلنے کا سامنا کرنا پڑا

وزارت قومی فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ (ایم او این ایف ایس اینڈ آر) نے ڈی پی پی کے توسط سے 2019 میں ٹڈی دل کے حملے کا بھرپور ردعمل دیا۔ان قابو پانے والے اقدامات سے خریف 20-2019 (کپاس، مکئی اور چاول) اور ربیع 20-2019

کی فصلوں خصوصاً گندم اور چنے کو ٹڈی دل سے بچنے میں مدد ملی۔جون 2019 سے پنجاب پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا اور مشرقی صحرائی علاقے (چولستان) میں اس مسئلے کو روکنے کے لئے فوری طور پر کوششیں شروع ہوگئیں۔50,000 ہیکٹر میں بغیر کسی فصل کے نقصان کو کنٹرول کیا گیا تاہم انڈو پاک بارڈر کے آس پاس موسم گرما میں تولیدی علاقوں میں دیر سے نمو پانے والے ٹڈی دل کی وجہ سے، دسمبر اور جنوری میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر یلغار شروع ہوئی اور پنجاب کے شمالی اور وسطی حصوں کے ارد گرد ویران علاقوں میں آباد ہوگئی۔

فیز II: (نیشنل ایکشن پلان مرحلہ I، جنوری سے 30 جون،2020)

اس مرحلے میں مارچ سے جون 2020 کے عرصہ میں مجموعی سرگرمیاں شامل تھیں۔صوبہ پنجاب میں لہٰذا 26 اضلاع میں 7.13 ملین ہیکٹر رقبے کا سروے کیا گیا اور 1,50,139 ہیکٹر رقبے پر 54,506 لیٹر کیڑے مار دوا کا استعمال کرکے ٹڈی دل کنٹرول کیا گیا۔اس عرصے کیلئے پنجاب حکومت کا مجوزہ فنڈ 681.88 ملین روپے تھا۔این ڈی ایم اے کو 2لاکھ لیٹر ای سی کیڑے مار ادویات اور 50 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز کی خریداری کیلئے 185 ملین روپے منتقل کردیئے گئے۔

فیز III: (ترمیم شدہ نیشنل ایکشن پلان مرحلہ II،21-2020)

سال21-2020کیلئے نظر ثانی شدہ قومی ایکشن پلان پیش کیا گیا ہے۔ایک اندازے کے مطابق پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خوا (کے پی) میں بالترتیب 6.0، 4.0، 11.0 اور 1.5 ملین ہیکٹر رقبے کے ساتھ چاروں صوبوں میں ایک سال میں 22.5 ملین رقبے پر سروے کیا جائے گا۔متاثرہ علاقوں میں کنٹرول کا تخمینہ تقریباً 3.2 ملین ہیکٹر ہوگا جس میں سے ہر ایک صوبے میں یہ بالترتیب پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ (کے پی) میں بالترتیب 1.0، 1.0، 1.0 اور 0.2 ملین ہیکٹر ہوگا۔اس کے مطابق سروے اور دیگر کنٹرول اہداف کو پورا کرنے کیلئے اگلے مالی سال21-2020 کیلئے 23.4 بلین روپے رقم کی ضرورت ہوگی۔نیشنل ٹڈی دل کنٹرول سنٹر، ایم او این ایف ایس اینڈ آر کی سربراہی میں نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کرنے کا بنیادی پلیٹ فارم ہوگا۔پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کیلئے 54ہزارلیٹر پیسٹی سائیڈز استعمال کرچکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کیلئے136,000لیٹر پیسٹی سائیڈز اور 391 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1625 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔لہٰذا محکمہ زراعت اور دیگر اداروں کی طرف سے ریگستانی ٹڈیوں کے انسداد کیلئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

صوبہ میں سال2019 میں گنے کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4465: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار تقریباً695 من فی ایکڑ ہے جبکہ عالمی اوسط پیداوار تقریباً706 من فی ایکڑ ہے؟

(ب)2019میں صوبہ بھر میں گنے کی کتنی پیداوار ہوئی ہے تفصیل بیان فرمائیں۔

(تاریخ وصولی19 فروری2020 تاریخ ترسیل16 جون2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)درج ذیل ٹیبل میں صوبہ میں گزشتہ 2 سال میں گنے کے رقبے، کل پیداوار اور اوسط پیداوار کا تقابلی جائزہ دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	سال	رقبہ (ایکڑوں میں)	کل پیداوار (ٹنوں میں)	اوسط پیداوار (من فی ایکڑ)
1	2018-19	17لاکھ56ہزار	4کروڑ49لاکھ6ہزار310	685
2	2019-20	15لاکھ90ہزار	4کروڑ33لاکھ46ہزار580	730

سال2019-20 میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جو کہ730من فی ایکڑ ہے۔

(ب)اس کا جواب جزو "الف" میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر2020)

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل سے متاثرہ رقبہ کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4523: **جناب محمد افضل گل**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال رواں میں ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے حملے سے ہونے والے علاقے کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب)اس کے مالی نقصان کا تخمینہ کتنا ہے۔

(ج) کیا حکومت ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د)ٹڈی دل کے تدارک کے لیے سپرے پر حکومت نے کتنے اخراجات کیے ہیں۔

(ہ) حکومت ٹڈی دل سے متاثر کاشتکاروں کی امداد اور آئندہ ٹڈی دل سے تحفظ کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں۔

(تاریخ وصولی24 فروری2020 تاریخ ترسیل23 جون2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) بہاولپور کے کل کاشت رقبہ 56,565 ایکڑ میں سے نقصان دہ رقبہ تقریباً 2,236 ایکڑ (3.95٪) ہے۔PDMA کی رپورٹ کے مطابق کل627 ہیکٹر رقبہ پر ٹڈی دل کو کنٹرول کیا گیا جبکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی(CDA) کے مطابق بہاولپور میں چولستان کے علاقہ میں 6,090 ہیکٹر رقبہ پر سروے کر کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا گیا۔

(ب) بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(ج)بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(د)PDMAکی رپورٹ کے مطابق بہاولپور کے کاشتہ علاقہ میں حکومت نے 209افراد، 18 گاڑیوں،162 سپرے مشینوں سے 627 ہیکٹر رقبہ پر 1,120لیٹر لیمبڈا سائی ہیلوتھرین سپرے کر کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا ہے جبکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) کے مطابق بہاولپور میں چولستان کے علاقہ میں 5,870لیٹر میلا تھیان کو6سپرے مشینوں، ایک ایئر کرافٹ، ایک ہیلی کاپٹر اور 6 گاڑیوں کے ذریعے سے سپرے کر کے ٹڈی دل کو کنٹرول کر چکی ہے۔

(ہ)PDMAکے مطابق آئندہ ٹڈی دل کے کنٹرول کیلئے بہاولپور کے علاقہ کیلئے 21,800لیٹر لیمبڈاسائی ہیلو تھرین کا ذخیرہ موجود ہے۔پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کیلئے 54ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورت حال کیلئے1,36,000لیٹر پیسٹی سائیڈز،391 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1625 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے جبکہ CDA کے مطابق 94,130لیٹر میلا تھیان پیسٹی سائیڈز چولستان میں آئندہ کے استعمال کیلئے موجود ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر2020)

صوبہ میں سبزیوں کی قیمت کے تعین کے طریقہ کار سے متعلقہ تفصیلات

*4617: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سبزیوں کی قیمتوں کا تعین کون کرتا ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ب)کیامنڈیوں اور بازاروں میں سبزیوں کی خرید وفروخت حکومت کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق ہوتی ہے۔

(ج)مارکیٹ کمیٹیوں کا سبزیوں کی خرید وفروخت میں کیا عمل دخل ہے اور کمیٹیاں کس طرح نرخوں کو کنٹرول کرتی ہیں۔

(تاریخ وصولی4مارچ2020 تاریخ ترسیل27جون2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں کا انحصار مکمل طور پر ان کی رسد و طلب پر ہوتا ہے۔صوبہ بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں کا عملہ روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی آمد اور ان کی قیمتِ نیلام کو ریکارڈ کرتا ہے اور بعد ازاں کم از کم پانچ نیلامیوں کی اوسط قیمت نیلام نکال کر اس میں 10 تا15فیصد منافع ڈال کرزرعی اجناس کے پرچون ریٹ ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر متعلقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کے دستخط سے ریٹ لسٹ کی صورت میں روزانہ کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیوں کی جاری کردہ ریٹ لسٹیں سبزی و پھل فروش دکانداروں کو روزانہ فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ اس کو عوام الناس کو قیمتوں سے آگاہی کے لیے اپنی دکان پر آویزاں کریں۔

(ب)ہرمارکیٹ کمیٹی سبزی و پھل کی پرچون ریٹ لسٹ صارفین کی رہنمائی کے لیے جاری کرتی ہے۔منڈیوں کی حدود سے باہرریٹ لسٹ کے مطابق سبزی و پھل کی صارفین کو فراہمی ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے جس کے لیے ہر ضلع میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں جو متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کی سربراہی میں کام کرتے ہیں۔پرائس کنٹرول مجسٹریٹس زائد قیمت وصول کرنے والوں کے خلاف پرائس کنٹرول اینڈپروفٹیرنگ ایکٹ کے تحت موقع پر جرمانہ کرتے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جیل بھی بھیج سکتے ہیں۔

(ج)جواب جز" الف "میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر 2020)

صوبہ میں غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام سے متعلقہ حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4619: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لیے کیااقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب)صوبہ بھر میں بیج اور ادویات کا معیار پرکھنے کی کتنی لیبارٹری کہاں کہاں ہیں۔

(تاریخ وصولی4مارچ2020 تاریخ ترسیل27جون2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف)حکومت جعلی زرعی ادویات بیچنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کر رہی ہے اس کیلئے باقاعدہ مہم چلائی جا رہی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1۔ زرعی ادویات کے دکانداروں کی سال میں 2 بار تربیت کی جاتی ہے تا کہ وہ قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے زرعی ادویات کا کاروبار کر سکیں۔

2۔ زرعی ادویات کے ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کے پاس موجود پیسٹیسائیڈز کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں اور ان کو برائے تجزیہ لیبارٹری بھجوایا جاتا ہے۔

3۔ غیر معیاری رپورٹ ملنے پر متعلقہ دکانداروں اور ڈسٹری بیوٹرز کے خلاف متعلقہ تھانوں میں ایف آئی آرز درج کروائی جاتی ہیں۔

4۔ خفیہ معلومات کی بنیاد پر جعلی زرعی ادویات بنانے والوں پر چھاپے مارے جاتے ہیں اور قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سال	تعدادنمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر جو رجسٹرڈ ہوئیں	تعداد گرفتار ملزمان	تعداد چھاپے	مقدار/وزن جعلی زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	مالیت جعلی زرعی ادویات جو پکڑی گئیں
2020 (اگست تک)	5995	171	253	153	240	62,331کلو گرام اور 25,091لیٹر	10,13,52,220/-

مزید برآں سال 2020 میں اب تک 05 فیکٹریاں) جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی کو پکڑا گیا ہے۔

(ب)صوبہ میں بیج کا معیار پر کھنے کی ذمہ داری فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی ہے جن کی لیبارٹریاں لاہور، ساہیوال، خانیوال اور رحیم یار خان میں ہیں جبکہ صوبہ میں زرعی ادویات کامعیار پرکھنے کیلئے محکمہ زراعت ، حکومت پنجاب کا ذیلی ادارہ انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائنسز ، کالا شاہ کاکومیں واقع ہے جس کے زیر اثر درج ذیل پانچ لیبارٹریز قائم ہیں۔

i. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری ، فیصل آباد

ii. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری ،ملتان

iii. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری ،بہاولپور

iv. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری ،کالا شاہ کاکو

v. پراونشل پیسٹی سائیڈ ریفرنس لیبارٹری ، کالا شاہ کاکو

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

صوبہ میں کپاس کی فصل کو نقصان اور بیماریوں سے بچاؤ کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4696: رانا منور حسین:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زراعت کے شعبہ میں ترقی کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کپاس کی فصل کاشت ہونے کا وقت آرہا ہے پچھلے کئی سالوں سے کپاس کی فصل کا کسانوں کو نقصان ہو رہا ہے بیماریاں حملہ آور ہیں اس سلسلہ میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

(ج) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف سبزیوں کی کاشت اور فصلوں کی کاشت کیلئے کیا نئے اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(د) باغات کے فروغ کیلئے کیا اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے تفصیل بیان فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 11 مارچ 2020 تاریخ ترسیل 29 جون 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)زراعت کے شعبہ میں ترقی کیلئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت کے اشتراک سے مختلف فصلات (گندم، چاول، کپاس، کماد، تیلدار اجناس، دالیں، سبز چارہ جات، باغات وغیرہ)، جدید زرعی آلات کی فراہمی اور زرعی پانی کے بہتر استعمال کے میگا پراجیکٹس (Mega Projects) پر کام کر رہی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کے فروغ کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

1 پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کیلئے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔

2 کپاس پر تحقیق میں بہتری کیلئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل -/320.363ملین روپے لاگت آئے گی۔

3 کپاس کا بیج پیدا کرنے کیلئے ایک ریسرچ اسٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جارہا ہے جس پر کل -/175.350ملین روپے لاگت آئے گی۔

4 کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے موثر تدارک کیلئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کیلئے 4.4 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(ج)جز "الف" میں دے دیا گیا ہے۔

(د)صوبہ پنجاب میں باغات کے فروغ کیلئے محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں۔

1 محکمہ نے گزشتہ سال پھلدار پودوں کی 21 نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں۔مزید براں کینو ، امرود، بیر اور جامن کی بغیر بیج کی اقسام کی تیاری پر تجربات جاری ہیں۔

2 بیماریوں سے پاک ،صحت مند اور صحیح النسل پھلدار پودے تیار کرکے کسانوں کو دیئے جارہے ہیں۔گزشتہ سال مختلف پھلوں کے 2,00,000(دولاکھ) پودے کسانوں کو فراہم کیے گئے۔

3 نئے پھلدار پودوں (چیکو، بیریز،زیتون، انجیر، ایوکیڈو، کھجور وغیرہ) پر تجربات جاری ہیں۔اس ضمن میں عمدہ کوالٹی کی حامل غیر ملکی کھجور کی اقسام (عجوہ ،امبر ، خلاص ، برہی ، مڈجول وغیرہ) پر مقامی موسمی حالات پر تجربات جاری ہیں اور آنے والے سالوں میں کسانوں کو ان اقسام کے پودے مہیا کیے جائیں گے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

پیسٹ کنٹرول کا اختیار محکمہ ایگریکلچر پلانٹ پروٹیکشن کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4704:**چودھری مسعود احمد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے پیسٹ کنٹرولنگ کا اختیار سال 2017 سے ایگریکلچر پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کو دے رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ایگریکلچر پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کو سال 2017 سے پیسٹ کنٹرول کا کام ذمہ لگایا ہے تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں پیسٹ کنٹرول کا ایک ملازم تعینات ہے اس کی کارکردگی کیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایگرکلچر ایکسٹیشن ڈیپارٹمنٹ سال 2017 سے پہلے پیسٹ کنٹرول اور پیسٹی سائیڈ کوالٹی چیکنگ کرتے تھے اور کارکردگی زیادہ بہتر ہوتی تھی۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 20-2019 میں کاٹن کراپ کی تباہی اس لیے ہوئی کہ پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ پیسٹی سائیڈ / پیسٹ کنٹرول پروگرام میں ناکام ہوئے اگر ایگریکلچر ایکسٹینشن اور ایگریکلچرل پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے دونوں شعبہ جات مل کر پیسٹی سائیڈ / پیسٹ کنٹرول پر کام کریں تو کارکردگی زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2020 تاریخ ترسیل 30 جون 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2017 سے پیسٹی سائیڈ سیمپلنگ اور چھاپہ جات کا اختیار ایگریکلچر پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈ کے پاس ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ ایگریکلچر پیسٹ وارننگ کو سال 2017 سے پیسٹ کنٹرول کا کام ذمہ لگایا گیا ہے۔ پیسٹ وارننگ کے اہلکار کی ذمہ داری تحصیل کی سطح پر تمام علاقوں میں فصلوں پر حملہ آور ضرر رساں عوامل کی پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے ان کی شدت کے بارے میں حکومت کو آگاہ کرنا اور آنے والے دنوں میں ضرر رساں عوامل کی شدت کے بارے میں پشین گوئی کرنا ہے۔ پیسٹ وارننگ کا زراعت آفیسر تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان ڈیوٹی کے لحاظ سے ٹھیک کام کر رہا ہے جس کی کارکردگی درج ذیل ٹیبل سے ظاہر ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹ کنٹرول کیلئے پیسٹ سکاؤٹنگ سپاٹ	نمونہ جات برائے تجزیہ	ان فٹ نمونہ جات
1	2017	3455	91	7
2	2018	2669	123	3
3	2019	4018	120	6
4	2020	2253	17	0

(ج) یہ درست ہے کہ مارچ 2017 سے پہلے پیسٹی سائیڈز کی کوالٹی بہتر بنانے کیلئے نمونہ جات اور چھاپہ جات کا اختیار ایگریکلچر ایکسٹینشن اور پیسٹ وارننگ دونوں کے پاس تھا اور مارچ 2017 سے پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات اور چھاپہ جات کا اختیار صرف پیسٹ وارننگ کے پاس آ گیا کیونکہ ایگریکلچر ایکسٹینشن کے پاس پہلے ہی کافی زیادہ ذمہ داریاں تھیں۔ جہاں تک کارکردگی کا سوال ہے تو جب پیسٹ وارننگ اور محکمہ زراعت توسیع دونوں سیمپل لیتے تھے اس وقت پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات کی تعداد کم تھی سال 2017 اور اس کے بعد جب اختیار پیسٹ وارننگ کے پاس آ گیا تو نمونہ جات کا ہدف ہر ضلع اور تحصیل کی سطح پر پیسٹی سائیڈ کے کاروبار کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا اور نمونہ جات کی تعداد اور چھاپہ جات میں واضح طور پر اضافہ ہوا جو کہ ادارہ کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(د)یہ بات درست نہ ہے اور کپاس کی پیداوار میں کمی کی وجہ صرف پیسٹیسائیڈ کو ٹھہرانا مناسب نہیں ہے کیونکہ کپاس کی اچھی پیداوار کا انحصار مختلف عوامل جیسا کہ اچھی اقسام کا بیج ، وقت پر کاشت، کھادوں کا متناسب استعمال، موسمیاتی عنصر ، آبپاشی، حملہ آور کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کے بر وقت انسداد پر ہے سال2019 میں کپاس کی فصل پر موسمیاتی تبدیلی کے برے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ماہ ستمبر2019 کی بے وقت بارشوں اور بعض علاقوں میں پانی کی کمی نے کپاس کی فصل کو بہت زیادہ متاثر کیا۔سال 2019 اور 2020 میں پیسٹیسائیڈ کے حاصل نمونہ جات تقریباً 14275ہیں۔پیسٹ وارننگ نے پیسٹیسائیڈ کی کوالٹی کے معیار کو برقرار رکھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہے۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر2020)

اوکاڑہ: بصیرپور منڈی احمد آباد میں سبزی اور فروٹ منڈی کیلئے سرکاری جگہ مختص نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4772: **جناب نور الامین وٹو:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ بصیرپوراور منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کوئی سبزی منڈی و فروٹ منڈی کے لئے سرکاری جگہ مختص نہ ہے مذکورہ شہروں میں سرکاری جگہ پر مذکورہ منڈیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے کسان کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ کسانوں کے لئے مذکورہ سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ان کی اجناس کی پوری قیمت موصول نہ ہوتی ہے۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ شہروں میں سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کے لئے جگہ مختص کرنے اور نئی منڈیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(تاریخ وصولی19 اپریل2020 تاریخ ترسیل6 جولائی2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)یہ بات اس حد تک درست ہے کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں کوئی سرکاری جگہ سبزی و پھل منڈی کیلئے مختص نہ ہے تاہم وہاں کے کاشتکاروں کو اپنی اجناس کی فروخت کے سلسلے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے کیونکہ ان علاقوں کے گردو نواح میں20 سے22 کلومیٹر کے فاصلہ پر بمقام حجرہ شاہ مقیم ، دیپالپور اور حویلی لکھامیں سرکاری سبزی اور پھل منڈیاں موجود ہیں۔

(ب)درست نہ ہے بلکہ کسان اپنی اجناس قریبی منڈیوں میں فروخت کرتے ہیں اور طلب و رسد کے عوامل ان کی قیمت کا تعین کرتے ہیں۔متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کا عملہ موقع پر زرعی اجناس کی شفاف نیلامی کو یقینی بناتا ہے اور کسانوں کو اپنی اجناس کا جائز معاوضہ ملتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) صوبہ بھر میں جہاں منڈی کی ضرورت ہو اس جگہ پر منڈی کیfeasibility رپورٹ تیار کروا کر وہاں منڈیاں قائم کرتا ہے، مزید براں حکومت پنجاب جدید منڈیوں کے قیام کیلئے ایک خود مختار اتھارٹی پامرا(PAMRA) کا قیام عمل میں لائی ہے جو صوبہ بھر میں علاقہ کی ضروت کے مطابق جدید منڈیاں قائم کرے گی۔

(تاریخ جواب وصولی7 ستمبر2020)

صوبہ میں ریسرچ ونگ (زراعت) کے افسران واہلکاران کی تعداد نیز اس شعبہ کیلئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4776: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ سال 20-2019 میں محکمہ نے کسی نئی اجناس کا کوئی بیج ریسرچ کر کے متعارف نہ کرایا ہے زیادہ پیداوار کرنے والی اجناس کے نئے بیج متعارف نہ کرانے کی وجوہات کیاہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے افسران واہلکاران کی تعداد کیاہے ان کے نام عہدہ جات اور تعیناتی کی تفصیل فراہم فرمائیں۔

(ج) سال 20-2019 کے بجٹ میں ریسرچ کے لئے کتنافنڈ مختص کیا گیا تھا کتنافنڈ کس مد میں خرچ ہواصوبہ بھر میں مذکورہ افسران کے زیر استعمال گاڑیوں اور اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں۔

(د) کیاحکومت ریسرچ ونگ کو فعال کرنے اور کاشتکاروں کی فلاح کے لئے نئے زیادہ پیداواری بیج فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 19 اپریل 2020 تاریخ ترسیل 6 جولائی 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت ریسرچ ونگ نے سال 20-2019 میں مختلف فصلات اور پھلوں کی 58 اقسام متعارف کروائیں ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کے افسران و اہلکاران کی کل تعداد 5033 ہے جن کی تفصیل " الف " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 20-2019 ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کیلئے مختص کیے گئے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	سیلری (Salary) بجٹ روپے	نان سیلری (Non Salary) بجٹ روپے	کل روپے
مختص کردہ بجٹ (Allocation)	2,42,61,59,000	57,63,10,000	3,00,24,69,000
اخراجات (Expenditure)	2,38,78,56,634	56,75,09,288	2,95,53,65,922

مزید براں ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے افسران کے زیر استعمال 245 گاڑیاں موجود ہیں جن پر سال 20-2019 میں پی او ایل (POL) اور مرمت کی مد میں بالترتیب -/6,31,21,862 روپے اور -/2,52,24,166 روپے خرچہ آیا۔

(د) محکمہ زراعت، ریسرچ ونگ نے سال 20-2019 میں کاشتکاروں کی فلاح کیلئے مختلف فصلات اور پھلوں کی 58 اقسام متعارف کروائیں ہیں جو زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں ، کیڑوں اور موسمی تغیرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی جانب سے چکوال فتح جنگ اور اٹک میں زیتون کے پھل کی خریداری کیلئے مراکز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***4905: محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی جانب سے پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ کے اشتراک سے چکوال، فتح جھنگ اور اٹک میں زیتون کے پھل کی خریداری کے لیے مراکز قائم کئے ہیں؟

(ب) ان مراکز میں زیتون کے کاشتکاروں کو کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) پھل آلودگی اور ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کیا انتظامات کئے گئے ہیں

(تاریخ وصولی 3 جون 2020 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال ہر سال زیتون کے پھل کی برداشت کے موسم میں مختلف نجی اداروں اور زیتون کے کاشتکاروں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنتا ہے اور یہ نجی ادارے اٹک ، فتح جنگ اور چکوال میں خریداری کے مراکز قائم کرتے ہیں۔

(ب) عام طور پر یہ نجی ادارے کاشتکاروں کو پھل کیلئے ٹوکریاں مہیا کرتے ہیں اور کاشتکار یہ پھل ان کے مراکز تک لے کر آتے ہیں۔

(ج) 1 ادارہ ہذا کی جانب سے زیتون کے کاشتکاروں کو پھل کی برداشت اور سنبھال کے بارے میں مختلف مواقع پر تربیتی کورس کرائے جاتے ہیں۔

2. پھل توڑنے کے موسم میں آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔
3. زمینداروں کے لئے اس بارے میں اردو میں پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کئے جاتے ہیں۔
4. سماجی رابطے کے ذرائع فیس بک اور بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ کی ویب سائٹ پر راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

بہاولپور: ہارٹیکلچر ریسرچ اسٹیشن کے قیام، مقاصد ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4939: ملک خالد محمود دبابر:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن بہاولپور کب قائم ہوا تھا اس کے مقاصد کیا تھے اپنے مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

(ب) اس کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ، گریڈ مع نام بتائیں۔

(ج) اس کے اخراجات مالی سال 20-2019 کے مدوائز بتائیں۔

(د) اس کے انچارج کا نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم بتائیں۔

(ہ)اس ادارے کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں اور یہ کن کن کے زیر استعمال ہیں۔

(و)اس ادارے میں کن کن پھلوں اور فصلوں پر ریسرچ کی جاتی ہے اس ادارے نے جو جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 6جون 2020 تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ہارٹیکلچرل ریسرچ اسٹیشن بہاولپور 1983 میں بطور سب اسٹیشن قائم ہوا اور 2003 میں اسٹیشن بن گیا۔اس کے مقاصد میں آم، کھجور،بیر،انار اور ترشاوہ پھلوں پر تحقیق کے ذریعے باغبانوں کے مسائل کا حل تلاش کرنا، تحقیق سے پھلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی تشکیل دینا، پھلوں کی نئی اقسام دریافت کرنا اور ان کو باغبانوں کو فراہم کرنا شامل ہیں۔ان مقاصد میں ادارہ پوری طرح کامیاب رہا ہے۔ادارہ ہذا نے کھجور ، بیر اور انار کی اعلیٰ اقسام متعارف کرائیں۔مختلف کتابچوں کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی باغبانوں کو مہیا کی اور نرسری کے مصدقہ پودے زمینداروں کو فراہم کئے۔

(ب)ادارہ ہذا میں کل 37 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر 29 ملازمین کام کر رہے ہیں ، جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ادارہ ہذا کے اخراجات مالی سال20-2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری(salary)	نان سیلری(operational)	کل بجٹ
اخراجات	1,87,82,147	27,74,897	2,15,57,044

(د)ادارہ ہذا کے انچارج کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیم
محمد اخلاق	ماہر اثمار	BS-18+165 S.P	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر (ہارٹیکلچر)

(ہ) ادارہ ہذا کے پاس دو گاڑیاں (سنگل کیبن پک اپ ڈالہ)ہیں ، ایک قابل مرمت جبکہ دوسری انچارج ادارہ کے زیر استعمال ہے۔ان گاڑیوں کے اخراجات برائے سال 20-2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

تیل کی مد میں اخراجات	مرمت کی مد میں اخراجات	کل اخراجات
4,86,828روپے	99,601روپے	5,86,429روپے

(و)ادارہ ہذا کے مقاصد میں آم، کھجور ، بیر، انار اور ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کرنا شامل ہیں اس ضمن میں ادارہ ہذا نے درج ذیل کامیابیاں حاصل کیں ہیں:

کھجور کی 9 اقسام(خرما، اصیل، زاہدی، شامران، شکری، کپرا، حلینی، حلاوی اور خدراوی)، بیر کی 6 اقسام (پاک وائٹ، عمران، انوکھی، صوفن، بہاولپور سیڈلیس اور یزمان) اور انار کی 2 اقسام(پرل اور گولڈن) متعارف کرائیں۔

باغبانوں کو سال20-2019میں کھجور کے 115، بیر کے1287 اور انار کے331 4پودے فروخت کئے گئے۔

باغبانو ں کی رہنمائی کے لیے 6کتابچے شائع کیے،30ریڈیو اور15 ٹی وی ٹاک نشریات سے باغبانوں کو مفید معلومات اور مشورے بروقت فراہم کیے۔

(تاریخ وصولی جواب 8اکتوبر2020)

شعبہ زراعت کیلئے کھادوں پر حکومت کی طرف سے سبسڈی دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*4956: **محترمہ شاہدہ احمد**: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ بھر میں زراعت کے لیے کون کون سی کھادوں پر حکومت سبسڈی دے رہی ہے ؟

(ب)یہ دی جانے والی سبسڈی براہ راست عام زمیندار کو دی جائے گی یا پھر دکانداروں اور ڈیلرز کو دی جائے گی۔

(ج)معیاری بیج اور معیاری کھاد کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کی کیا حکمت عملی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی6جون2020 تاریخ ترسیل2 ستمبر2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف)محکمہ زراعت، حکومت پنجاب صوبہ میں فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں بشمول ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی ، ایس اوپی، ایم او پی کھادوں پر بالترتیب 500,800,200,300,200,500 روپے فی بوری سبسڈی فراہم کر رہا ہے۔

(ب) پنجاب میں کھادوں پر موجودہ سبسڈی براہ راست زمینداران کو فراہم کی جا رہی ہے اور آئندہ بھی کھادوں پر سبسڈی کیلئے یہی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔

(ج)محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے نامزد کردہ ڈپٹی اور اسسٹنٹ کنٹرولر ضلع اور تحصیل کی سطح پر معیاری کھادوں کی فراہمی اور فروخت کو یقینی بناتے ہیں۔اس سلسلے میں ڈیلران سے کھادوں کے نمونہ جات حاصل کر کے متعلقہ لیبارٹری سے تجزیہ کر وایا جاتا ہے۔نمونہ جات کے غیر معیاری پائے جانے پر پنجاب فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973(ترمیم شدہ) کے تحت فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔صوبہ میں غیر معیاری کھادوں کی تیاری اور فروخت کی روک تھام کیلئے چھاپے مارے جاتے ہیں اور ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

سال 2020 کے دوران غیر معیاری کھادوں کی فروخت کی روک تھام کیلئے کیے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے :

اقدامات	سال2020(یکم جنوری تا 31اگست)
تعداد حاصل کردہ نمونہ جات	4882
تعداد غیر معیاری نمونہ جات	120
تعداد چھاپہ جات	19
تعداددرج شدہ ایف آئی آر	144
تعداد گرفتار شدگان	21
زائد از قیمت فروخت کے خلاف برموقع جرمانہ(روپے)	5433800
مقدار ضبط کردہ کھادیں(کلو گرام یا لیٹر)	35434
ضبط کردہ کھادوں کی مالیت (روپے)	4958496

معیاری بیج کی فراہمی اور فروخت وفاقی حکومت کے ادارہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اور رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (FSC&RD) کے دائرہ اختیار میں ہے تاہم محکمہ زراعت حکومت پنجاب صوبہ میں معیاری بیج کی فراہمی اور فروخت کو یقینی بنانے کیلئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت کے افسران کو سیڈ انسپکٹر کے اختیارات کے اجراء کیلئے کوشاں ہے۔اس سلسلے میں وفاقی حکومت متعلقہ وزارت کی اصولی رضا مندی حاصل کرنے کے بعدباضابطہ تحریری گزارشات ارسال کر دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب8اکتوبر2020)

لاہور:پی پی 163 میں پختہ کھالوں کی تعداد اوران سے سیر اب اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4977:**جناب نصیر احمد**:کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پی پی 163لاہورمیں اس وقت کتنے پختہ کھالے موجودہیں؟

(ب)ان سے کتنے ایکڑاراضی سیراب ہوتی ہے۔

(ج)آخری پختہ کھالے کی تعمیرکب ہوئی تھی۔

(تاریخ وصولی11جون2020تاریخ ترسیل28اگست2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف)پی پی 163 لاہور میں اس وقت 17پختہ کھالے موجود ہیں۔

(ب)ان کھالوں سے تقریباً 4250 ایکڑ اراضی سیراب ہو رہی ہے۔

(ج)آخری پختہ کھالے کی تعمیر جون 19 20میں ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب8اکتوبر2020)

صوبہ میں ریسرچ اسٹیشن اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور تحقیقات کیلئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4996: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے تحت کتنے ریسرچ اسٹیشن اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا اس کی تفصیل مد وائز بتائیں۔

(ج) صرف ریسرچ اور تحقیقات کیلئے کتنی رقم مختص ہوئی تھی۔

(د) مالی سال میں محکمہ نے کون کون سی فصل، پھل یا سبزی کا نیا بیج دریافت کیا اس کی تفصیل دی جائے۔

(ہ) مالی سال 20۔2019 کے دوران ریسرچ ونگ کے ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ کے اخراجات بتائیں۔

(و) صوبہ بھر میں محکمہ کن کن فصلوں، پھلوں اور سبزیوں پر ریسرچ کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی 11 جون 2020 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے زیر سایہ ریسرچ انسٹیٹیوٹس اور ان کے ذیلی اداروں کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی مد وائز تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری (Salary) روپے	نان سیلری (Operational) روپے	کل بجٹ (روپے)
مختص کردہ بجٹ	2,42,61,59,000	57,63,10,000	3,00,24,69,000

(ج) ریسرچ مقاصد کے لیے -/55,15,93,874 روپے کی رقم مختص ہوئی تھی۔

(د) مالی سال 20-2019 میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کی جانب سے دریافت نئے بیجوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارہ کا نام	بیج کی دریافت
1	تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان	کپاس: ایف ایچ-944
2	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	گندم: اکبر-19، جو: سلطان-17 اور جو-17
3	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو	دھان: سپر باسمتی 2019 اور سپر گولڈ
4	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد	کماد: CPF-250، CPF-251، CPF-252 اور CPF-253
5	ایگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	پٹ سن: Golden Jute 2019
6	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	گندم: بھکر سٹار
7	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال	انگور کی 3 اقسام (سلطانیہ، باری گریپ-1، شوگرا-1) انجیر کی 1 قسم (بلیک بال) ماش کی 1 قسم (بارانی ماش)

8	تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا	1۔برسیم کی نئی قسم "Punjab Berseem" 2۔جئی کی دو نئی اقسام "Super Green Oats" اور "Ever Green Oats" 3۔مکئی کی نئی قسم "Super Green Maize"
9	تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد	کھجور کی 9 اقسام (خرما، امران، اصیل، زاہدی، کپرا، حلینی، حلاوی، خودروی، شکری) بیر کی 6 اقسام (عُمران، انوکی، سُوفن، بہاولپور سیڈ لیس، یزمان، پاک وائیٹ) انار کی 2 اقسام (پرل، گولڈن)
10	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال	مکئی دوغلی اقسام YH-5427,FH-1036 : مکئی دیسی اقسام: ساہیوال گولڈ، گوہر 19، سمٹ پاک، سویٹ 1، پاپ 1 جوار: دوغلی قسم فخرِ پنجاب
11	تحقیقاتی ادارہ برائے روغندار اجناس، فیصل آباد	سورج مکھی ہائبرڈ ORISUN-516 : اور ORISUN-648
12	تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال	آلو: ساہیوال سرخ، ساہیوال سفید اور کوسمو
13	تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد	کابلی چنے کی ایک قسم: نور 2019 مسور کی دو اقسام: پنجاب مسور 2019 اور پنجاب مسور 2020
14	تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد	شلجم کی ایک ورائٹی (Early PurpleTop)، مولی کی ایک قسم (Minno Local) اور پیاز کی دو اقسام "سلطان" اور "وائٹ پرل"

(ہ) مالی سال 20-2019 کے دوران ریسرچ ونگ کے ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ کی مد میں -/2,38,78,56,634 روپے کے اخراجات کیے گئے۔

(و) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ مختلف انسٹیٹیوٹس اور ان کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤ پیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تِل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تُلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ، تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 اکتوبر 2020)</u>

سرگودھا: محکمہ زراعت کے دفاتر ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ، ملازمین کی تعداد اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***5000: جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کی تفصیل شعبہ وائز بتائیں؟

(ب) ان دفتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

(ج) اس ضلع کو کتنی رقم محکمہ زراعت کو فراہم کی گئی شعبہ وائز تفصیل دی جائے۔

(د) اس ضلع میں کتنے ادارے کن کن فصلوں اور پھلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ کتنا تھا۔

(ہ) ترشاوہ پھلوں پر جو ادارہ اس ضلع میں کام کر رہا ہے اس کی تفصیل دی جائے۔

(و) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کے لیے کتنے ملازم اس ادارہ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام تعلیم مع تجربہ اور کارکردگی علیٰحدہ علیحدہ دی جائے۔

(ز) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے موسمیاتی تبدیلی پر جو کام کیا ہے اس کی تفصیل دی جائے۔

(تاریخ وصولی 12 جون 2020 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے 213 دفاتر موجود ہیں جن کی شعبہ وائز تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں سرانجام دیئے جانے والے فرائض کی شعبہ وائز تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کو سال 2019-20 میں فراہم کی گئی رقم کی شعبہ وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

شعبہ	سیلری بجٹ (روپے)	نان سیلری بجٹ (روپے)	کل بجٹ (روپے)
توسیع	30,17,17,487	8,50,96,344	38,68,13,831
ریسرچ	9,49,60,763	2,04,85,212	11,54,45,975
اصلاح آبپاشی	5,50,74,083	16,03,37,277	21,54,11,360
فیلڈ	4,03,63,389	2,74,23,790	6,77,87,179
پیسٹ وارننگ	1,27,12,380	2,010,483	1,47,22,863
کراپ رپورٹنگ سروس	2,39,59,000	25,69,400	2,65,28,400
اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ	11,53,406	5,06,049	16,59,455
میزان	52,99,40,508	29,84,28,555	82,83,69,063

(د)اس ضلع میں فصلوں اور پھلوں پر ریسرچ کرنے والے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ادارہ	ریسرچ	کل بجٹ روپے
1۔تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا	ترشاوہ پھلوں کے تمام پہلوؤں پر ریسرچ کی جاتی ہے	2,18,52,267
2۔تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا	چارہ جات کی مختلف فصلات جن میں برسیم، جئی، لوسرن، مکئی، جوار، باجرہ اور گوار شامل ہیں، پر تحقیقاتی کام کر رہا ہے	7,05,75,461
3۔ Maize ریسرچ سب اسٹیشن ، سرگودھا	مکئی کی فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے	Nil

(ہ)تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے زیر سایہ چک نمبر38 شمالی،رسالہ نمبر5، تحصیل و ضلع سرگودھا میں واقع اس ادارے کا قیام 04-2003 میں ہوا جس کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

1. ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کو متعارف کروانا تاکہ ان کی دستیابی زیادہ وقت تک ممکن بنائی جا سکے۔
2. ترشاوہ پھلوں کی بغیر بیج کی حامل اقسام کو متعارف کروانا۔
3. ترشاوہ پھلوں کی پیداوار اور خاصیت کو بہتر کاشتی و انتظامی امور مثلاً آبپاشی، تحفظِ نباتات ، غذائی ضروریات و بذریعہ کانٹ چھانٹ بہتر بنانا۔
4. ترشاوہ پھلوں کی مختلف بیماریوں اور ضرررساں کیڑے مکوڑوں پر تحقیقاتی کام اور تدارک کیلئے موثر سفارشات مرتب کرنا۔
5. ترشاوہ پھلوں کیلئے مختلف روٹ سٹاکس پر تحقیقاتی کام کرنا تاکہ ترشاوہ باغبانی میں مزید بہتری لائی جا سکے۔
6. نرسری کی تیاری پر تحقیقاتی کام کرنا۔
7. بعد از برداشت ترشاو ہ پھلوں کے نقصانات کو کم کرنے کے طریقہ کار پر تحقیقی کام و سفارشات مرتب کرنا۔
8. باغبان حضرات کو بذریعہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی مہیا کرنا۔

ادارہ ہذا کے ماہرین محکمہ کی طرف سے مقرر کیے گئے فارمر کے فیلڈ وزٹ مطلوبہ تعداد میں باقاعدگی سے کیے جاتے ہیں جن میں ترشاوہ پھلوں کے باغبان حضرات کو ان کے باغ کے متعلق درپیش مسائل کا ممکن حل بتایا جاتا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد باغبان حضرات اپنے مسائل سے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔علاوہ ازیں موسم کی مطابقت سے ٹریننگ پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں جن میں ادارہ ہذا کے ماہرین باغبان حضرات کی صحیح رہنمائی کرتے ہیں۔ادارہ ہذا کے ماہرین باقاعدگی سے ترشاوہ پھلوں کے متعلق اردو مضامین لکھ کر زراعت نامہ میں شائع کرواتے ہیں اور ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ دور دراز کے باغبان حضرات گھر بیٹھے مستفید ہو سکیں۔ادارہ ہذا نے ترشاوہ پھلوں کی ایک نرسری بھی قائم کی ہے جہاں ہر سال 30-40 ہزار صحیح النسل پودے تیار کر کے گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر کسان حضرات کو مہیا کیے جاتے ہیں۔

(و)ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کیلئے کام کرنے والے ملازمین کے نام، تعلیم مع تجربہ اور کارکردگی کی تفصیل لف "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)ادارہ ہذا کے ماہرین موسمیاتی تبدیلیوں اور ان کے اثرات کے پیش نظر اردو مضامین زراعت نامہ لاہور میں شائع کرواتے ہیں اور ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ باغبان حضرات وقت سے پہلے ان کا صحیح تدارک اپنا سکیں۔ پچھلے چند سالوں سے فوگ کی بجائے سموگ نمو دار ہو رہی ہے جو نہ صرف فصلات بلکہ انسانی صحت کیلئے بھی مضر ہے اس سے نمٹنے کیلئے ماہرین ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرا کے کسان حضرات کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ وہ اس سے صحیح طریقے سے نبرد آزما ہو سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اکتوبر 2020)

ساہیوال: محکمہ زراعت کے فارم، ریسرچ سنٹرز اور بیجوں کی ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

***5018: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے کتنے فارم اور ریسرچ سنٹر کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں موجود فارم اور ریسرچ سنٹروں پر کس کس فصل کی پیداوار بڑھانے کے لیے ریسرچ کی جاتی ہے اور ان زرعی فارم پر کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ج) سال 2020 میں ضلع ساہیوال کے زرعی فارموں کے کتنے رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی اور کتنی پیداوار حاصل ہوئی کس کو فروخت کی گی اور حاصل ہونے والی رقم کتنی ہے مکمل تفصیل بتائیں۔

(تاریخ وصولی 16 جون 2020 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام فارمز اور ریسرچ سنٹرز کے نام اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	فارم / ریسرچ سنٹر	کل رقبہ
ریسرچ	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال 1۔نوٹ: تین عدد سیڈ فارمز (سیڈ فارم L-5/64، سیڈ فارم L-9/86 اور سیڈ فارم L-14/11 اقبال نگر) ادارہ ہذا سے منسلک ہیں۔ 2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال 3۔ کاٹن ریسرچ اسٹیشن، ساہیوال 4۔ تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال 5۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، ساہیوال	3060 ایکڑ 16.3 ایکڑ 126.25 ایکڑ 37.5 ایکڑ 50 ایکڑ

توسیع	گورنمنٹ زرعی فارم ،ساہیوال	88.5 ایکڑ

(ب)ضلع ہذا میں موجود فارم اور ریسرچ سنٹروں پر کی جانے والی ریسرچ اور کاشتہ فصلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ ، ساہیوال

ادارہ ہذا میں مکئی، جوار اور باجرہ پر تحقیقاتی کام کیا جاتا ہے۔مذکورہ تینوں فصلیں چونکہ کراس پولینیٹڈ(Cross Polinated) ہیں اور ان اقسام کا خالص بیج بنانے کیلئے ہر دو اقسام کے درمیان 300سے 400 میٹر کا فاصلہ رکھنا ضروری ہے اس لیے درمیانی خالی رقبہ پر مختلف فصلیں مثلاً گندم، دھان، سورج مکھی اور آلو وغیرہ کاشت کی جاتی ہیں جس سے نہ صرف زمین کی طبعی حالت بہتر رہتی ہے بلکہ ردوبدل سے بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور جڑی بوٹیوں کا بہتر کنٹرول رہتا ہے جس سے تحقیقاتی مقاصد کے علاوہ ادارہ کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

2. تحقیقاتی ادارہ برائے آلو ، ساہیوال

ادارہ ہذا میں آلو کی فصل کی پیداوار بڑھانے کیلئے ریسرچ کی جاتی ہے۔آلو کی فصل کے علاوہ ادارہ ہذا میں آف سیزن (Off Season) کے دوران آمدنی کے حصول کے لیے گندم ، چارہ اور چاول کی فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔

3. کاٹن ریسرچ اسٹیشن، ساہیوال

کاٹن ریسرچ اسٹیشن ساہیوال میں فصل کپاس پر ریسرچ کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ فصل گندم کاشت کی جاتی ہے۔

4. تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال

تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال کے رقبہ پر مختلف سبزیات کے تصدیق شدہ بیج پیدا کئے جاتے ہیں۔

5. ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن ،ساہیوال

اس ریسرچ سٹیشن پر ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کی پیداوار بڑھانے کیلئے ان کے پیداواری امور پر تحقیقی کام کیا جاتا ہے۔

6. گورنمنٹ زرعی فارم ،ساہیوال

گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کا بنیادی مقصد بیجوں کی افزائش ہے جس کیلئے قومی/صوبائی تحقیقی اداروں سے مختلف فصلات مثلاً گندم، دھان، مکئی چارہ، کینولا اور برسیم کے پری بیسک بیج لے کر کاشت کیے جاتے ہیں۔متذکرہ بیج کی کاشت سے حاصل ہونے والے بنیادی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن و دیگر سیڈ کمپنیوں کو بیچے جاتے ہیں تا کہ وہ کاشتکاروں کو معیاری بیج فروخت کریں۔اڈاپٹیو ریسرچ اسٹیشن ساہیوال کے تحت کاشتکاروں کے مسائل ، موسمیاتی تبدیلیوں ، علاقہ اور آب وہوا کے لحاظ سے مختلف فصلات پر تجربات کیے جاتے ہیں۔

(ج)سال 20-2019 میں ضلع ساہیوال کے زرعی فارموں پر گندم کے کاشتہ رقبہ اور حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ادارہ	کاشتہ رقبہ گندم	پیداوار گندم (منوں میں)	فروخت گندم (منوں میں)	سٹاک گندم (منوں میں)	خریدار گندم	حاصل شدہ رقم (روپوں میں)
1۔تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی،	38 ایکڑ	1506	1275	231	پنجاب سیڈ	17,84,300

جوار اور باجرہ					کارپوریشن	
2۔تحقیقاتی ادارہ برائے آلو	2ایکڑ 7کنال	96	96		سٹاف ممبران	1,34,400
3۔کاٹن ریسرچ اسٹیشن	8ایکڑ 5کنال 16 مرلے	254	231	23	سٹاف ممبران	3,23,050
4۔تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات						
5۔ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن						
6۔گورنمنٹ زرعی فارم	31 ایکڑ 6 کنال 13 مرلے	1209	759	45	پنجاب سیڈ کارپوریشن	10,99,285
میزان	82 ایکڑ 9 مرلے	3065	2361	299		33,41,035

نوٹ:گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال سے حاصل کل پیداوار گندم1209 من میں سے 258 من مزدوری ،177 من پٹہ دار کا حصّہ،9 من پی ڈبلیو فنڈ نکالا گیا جبکہ 39 من گندم کی زمینداروں سے ریکوری کی گئی اس طرح کل759 من گندم فروخت کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 8اکتوبر2020)

خانیوال: مینگو جرم پلازم پلانٹ کے قیام، رقبہ ملازمین کی تعداد اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5044: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینگو جرم پلازم پلانٹ، خانیوال کہاں پر واقع ہے اور کتنے رقبہ پر ہے؟

(ب) اس یونٹ کے کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس یونٹ کا مالی سال 20-2019 میں بجٹ کتنا تھا۔

(د) اس یونٹ میں آم کے سوک پر قابو کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(ہ) اس یونٹ کی کارکردگی کی تفصیلات فراہم فرمائیں۔

(و) اس ادارے کے پاس کتنی اور کون کون سی گاڑیاں ہیں۔

(تاریخ وصولی 26جون2020 تاریخ ترسیل 28اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال کے چک نمبر10-R/84-83 میں واقع ہے اور اس کے زیر انتظام کل رقبہ 25 ایکڑ ہے۔

(ب)مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال میں مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ ، ملتان سے مسٹر عاطف اقبال ، اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر کو اضافی چارج دے کر انچارج بنایا ہوا ہے جبکہ اس یونٹ کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے :

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1	محمد اقبال	بیلدار	3	1	1	-
2	خضر حیات	بیلدار	1	1	1	-
3	-	چوکیدار	1	1	-	1
	میزان	-	-	3	2	1

(ج)اس یونٹ کا مختص بجٹ برائے مالی سال20-2019 درج ذیل ہے:

سیلری بجٹ(salary)	نان سیلری بجٹ(operational)	کل بجٹ
6,54,465روپے	4,50,276روپے	11,04,741روپے

(د)ادارہ ہذا میں آم کے سوک پر کسی قسم کی ریسرچ نہ کی جاتی ہے۔

(ہ).1 مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال میں واقع مدر بلاک میں آم کی 20 مختلف اقسام کے پودے محفوظ کیے ہوئے ہیں جہاں سے بوقت ضرورت آم کی قلمیں لی جاتی ہیں۔

.2 اس یونٹ میں ملٹی پلیکیشن بلاک قائم کیا گیا ہے جس سے آم کے باغبانوں اور رجسٹرڈ نرسری مالکان کو آم کی کمرشل اقسام کی قلمیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

.3 اس یونٹ میں روٹ سٹاک بلاک بنایا گیا ہے جس سے آم کے تصدیق شدہ پودے اُگانے کیلئے آم کی گٹھلیاں حاصل کی جاتی ہیں۔

(و)ادارہ ہذا کے زیر استعمال کوئی سرکاری گاڑی نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اکتوبر2020)

:پنجاب سیڈ کارپوریشن خانیوال کے رقبہ ملازمین، بیجوں کی تیاری اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5045: **جناب محمد فیصل خان نیازی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ضلع خانیوال میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے کتنے ملازمین ضلع خانیوال میں کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے ضلع خانیوال میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کس کس فصل کا کسانوں کو کتنی مقدار میں بیج فراہم کیا؟

(د) کتنا اور کون کون سی فصل کا بیج اس ادارے نے خود تیار کیا تھا اور کتنا بیج کس فصل کا بیج کسانوں سے خرید کیا تھا۔
(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں۔
(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن زمینداروں کو اچھا اور اعلیٰ کوالٹی کا بیج فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے۔
(تاریخ وصولی 26 جون 2020 تاریخ ترسیل 28 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خانیوال میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :

نمبر شمار	نام فارم / چک نمبر	کل رقبہ (ایکڑز)
1	81-82/10-R	2507.48
2	86-87, 75/10-R	2293.70
3	83-85/10-R	1468.19
	میزان	6269.37

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی دفاتر واقع ملتان، ڈیرہ غازیخان، بہاولپور اور وہاڑی میں ملازمین کی کل تعداد 234 ہے جن کی ضلع وائز تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی سنٹرز میں سال 2018 ، 2019 اور 2020 میں کسانوں کو مختلف فصلات کے 6,65,734 من اعلیٰ معیاری بیج فراہم کئے گئے جن کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی سنٹرز میں سال 2018 ، 2019 اور 2020 میں مختلف فصلات کا 15,40,371 من بیج رجسٹرڈ گروز سے معیار پر پورا اترنے کے بعد خریدا گیا اور 43,720 من BNS ، پری بیسک ، بیسک بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن نے اپنے سیڈ فارمز پر خود تیار کیا جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔
(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال کے سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن ہر سال مختلف فصلات کے اعلیٰ معیاری بیج تیار کرتا ہے اور امسال پنجاب سیڈ کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے کسانوں کو اعلیٰ معیاری بیج مہیا کرنے کیلئے اقدامات اٹھاتے ہوئے مختلف فصلات کے بیجوں کی خرید کے ٹارگٹس بڑھا دیئے ہیں جیسا کہ کپاس کے بیج کا ٹارگٹ 4000 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 6000 میٹرک ٹن، فصل دھان کے بیج کا ٹارگٹ 3500 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 6000 میٹرک ٹن، تیلدار اجناس کے بیج کا ٹارگٹ 200 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 400 میٹرک ٹن کر دیا گیا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ فارمز پر اعلیٰ معیاری ہائبرڈ مکئی بیج بھی تیار کیا جا رہا ہے جو کہ پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں سے 50 فیصد کم ریٹ پر کسانوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ مزید بر آں کاشتکاروں کو تیلدار اجناس کی خریداری پر بھی پریمیم دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اکتوبر 2020)

لاہور: فروٹ منڈیوں کی تعداد دکانوں اور سٹورز سے وصول شدہ کرایہ واس کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

***5058: محترمہ حناء پرویز بٹ:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی فروٹ، سبزی منڈیاں کہاں کہاں پر واقع ہیں۔

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں اور سٹورز ہیں ان دکانوں اور سٹور کی مد میں کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے اور اس کرایہ کو کس اکاؤنٹ میں جمع کروایا جاتا ہے۔ نیز فی دکان / سٹور کا کتنا ماہانہ کرایہ ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات کسانوں سے بہت کم نرخوں اشیاء خرید لیتے ہیں اور ان کو اپنے من مانے ریٹس پر فروخت کرتے ہیں۔ ان منڈیوں کی دیکھ وبھال کن کن محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(د) کیا حکومت ان منڈیوں میں کسانوں کو خود اشیاء کی فروخت یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 22 جون 2020 تاریخ ترسیل 31 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں چھ سبزی و پھل منڈیاں کام کر رہی ہیں:

نمبر شمار	نام سبزی و پھل منڈی مع پتہ	نوعیت
1	سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
2	سبزی و پھل منڈی کاچھا لنک فیروز پور روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
3	سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
4	سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ جی ٹی روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
5	سبزی و پھل منڈی جلو موڑ جی ٹی روڈ لاہور	یہ منڈی جزوی طور پر کام کر رہی ہے
6	سبزی و پھل منڈی رائیونڈ (پرائیویٹ)	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے

(ب) ان منڈیوں میں دکانوں، سٹورز اور رقم کرایہ وصولی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام منڈیاں	دکانات ملکیتی آڑھتیاں	ماہانہ کرایہ وصولی	دکانات ملکیتی مارکیٹ کمیٹی	ماہانہ کرایہ وصولی	کولڈ سٹور ملکیتی آڑھتیاں	ماہانہ کرایہ وصولی
1۔ سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور	211	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
2۔ مارکیٹ کمیٹی کاہنہ	407	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil

کاچھا						
3۔مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ	198	Nil	9 ٹکس شاپ	بوجہ مرمت کرایہ پر نہ ہیں		Nil
4۔سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	58	Nil	14 ٹک شاپس	کل ماہانہ کرایہ 1,33,871روپے (فی دکان) تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	Nil	Nil
5۔سبزی و پھل منڈی جلوموڑ	58	Nil	Nil	Nil	08(دکانات کے اندر)	Nil
6۔سبزی و پھل منڈی رائیونڈ (پرائیویٹ)	51	Nil	Nil	Nil	4(دکانات کے اندر)	Nil
میزان	983	Nil	23 ٹک شاپس	1,33,871	32	Nil

(ج) درست نہ ہے بلکہ بیوپاری و کسان اپنی زرعی اجناس منڈی میں لے کر آتے ہیں اورآڑھتی حضرات ان زرعی اجناس کو بذریعہ نیلام عام(بعوض کمیشن) فروخت کرتے ہیں جن کو محکمہ زرعی مارکیٹنگ ، لوکل گورنمنٹ و مارکیٹ کمیٹی کے افسران و اہلکار مانیٹر کرتے ہیں۔ان منڈیوں کے انتظامی امور کی دیکھ بھال متعلقہ مارکیٹ کمیٹیز کے ذمہ ہے اور صفائی ستھرائی کیلئے مارکیٹ کمیٹیز لاہور اور ملتان روڈ نےLWMC کو ٹھیکہ دے رکھا ہے جبکہ مارکیٹ کمیٹیز کاچھاوسنگھ پورہ خود سے صفائی کرواتی ہیں۔

(د)ضلع لاہور کی متعلقہ منڈیوں میں کسان پلیٹ فارم موجود ہیں جہاں کسان کسی قسم کے کمیشن کی ادائیگی کے بغیر اپنی اجناس خود فروخت کرسکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8اکتوبر2020)

ضلع بہاولپور: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور ریسرچ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

٭5082: ملک خالد محمود بابر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ملازمین اور ریسرچ کے ادارے ہیں؟

(ب)جو ادارے اس ضلع میں ہیں ان کے سربراہان کہاں کہاں بیٹھتے ہیں۔

(ج)ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک کتنے ملازمین کو کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیاان کے نام مع تعلیم و پتہ جات بتائیں۔

(د)اس ضلع میں آم، کھجور۔ گندم اور کپاس وغیرہ کی ریسرچ کے ادارے کہاں کہاں ہیں ان کا رقبہ ادارہ وائز کتنا ہے ان کا مالی سال 2019-20کا بجٹ کتنا تھا۔

(ہ)مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس کی مدوائز تفصیل فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 25جون 2020 تاریخ ترسیل 31اگست 2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف)ضلع بہاولپور میں محکمہ زراعت کے102 دفاتر ،911ملازمین اور11 ریسرچ کے ادارے ہیں۔

(ب)ریسرچ ونگ کے زیر سایہ ضلع بہاولپور میں موجود تمام اداروں کے سربراہان علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، گلبرگ روڑ، ماڈل ٹاون اے ،بہاولپورمیں بیٹھتے ہیں جبکہ شعبہ توسیع (اڈاپٹیو ریسرچ)کے زیر انتظام اداروں کا سربراہ ڈائریکٹر زراعت (فارم ،ٹریننگ و اڈاپٹیو ریسرچ)رحیم یار خان میں بیٹھتا ہے۔

(ج) یکم اگست 2018 سے آج تک 30ملازمین کو بھرتی کیا گیا جن کی تفصیل"الف" ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا میں آم، کھجور، گندم اور کپاس وغیرہ کی ریسرچ کے اداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ادارہ بمعہ پتہ	رقبہ (ایکڑوں میں)
1۔علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاون اے، بہاولپور	178
2۔کاٹن ریسرچ اسٹیشن ، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاون اے ، بہاولپور	45
3۔ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن ، بہاولپور	25
4۔ہارٹیکلچرل ریسرچ اسٹیشن ، بہاولپور	50
5۔ویجیٹیبل ریسرچ سب اسٹیشن، بہاولپور	21
6۔آئل سیڈز ریسرچ اسٹیشن ،بہاولپور	29
7۔زرعی تحقیقاتی اسٹیشن،بہاولپور	42
8۔انٹومالوجیکل ریسرچ سب اسٹیشن،بہاولپور	0

درج بالا اداروں کا مالی سال20-2019 کا بجٹ 17,19,79,894روپے تھا۔

(ہ)مالی سال 21-2020 (پہلی سہ ماہی)میں فراہم کردہ بجٹ کی مد وائز تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری بجٹ (روپے)	نان سیلری بجٹ(روپے)	کل بجٹ(روپے)
فراہم کردہ بجٹ(Allocation)	4,09,74,400	97,53,664	5,07,28,064

(تاریخ وصولی جواب8اکتوبر2020)

راجن پور: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین، رقبہ، گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5148: محترمہ شازیہ عابد: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کررہے ہیں نیز محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈبتائیں؟

(ب) محکمہ کااس ضلع میں کتنارقبہ کہاں کہاں ہے، کتنارقبہ لیز یاپٹہ پر ہے اور کتنامحکمہ کے زیر استعمال ہے تفصیل بتائی جائے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

(د) مالی سال20-2019اور21-2020 میں اس ضلع کو کتنابجٹ فراہم کیاگیاہے اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیاگیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں ان گاڑیوں کی مینٹیننس اور پٹرول کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے۔

(تاریخ وصولی 3جولائی2020 تاریخ ترسیل4 ستمبر2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور تعینات 271 ملازمین کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کا ضلع میں دفاتر کے علاوہ کل 50 ایکڑ رقبہ کاٹن ریسرچ سب اسٹیشن ،راجن پور میں واقع ہے جو محکمہ کے زیرِ استعمال ہے۔

(ج) کاٹن ریسرچ سب اسٹیشن ،راجن پور میں کپاس کی فصل پر تحقیقاتی سرگرمیاں سر انجام دی جاتی ہیں۔

(د) مالی سال20-2019میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوائز تفصیل	مختص بجٹ20-2019 (روپے)	اخراجات20-2019 (روپے)
سیلری (روپے)	133526828	132516834
نان سیلری (روپے)	161547953	157837784
کل(روپے)	295074781	290354618

مالی سال21-2020 (پہلی سہ ماہی)میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوائز تفصیل	مختص بجٹ 21-2020 (روپے)	اخراجات21-2020 (روپے)
سیلری (روپے)	37820710	21866688

نان سیلری (روپے)	21796380	2434651
کل(روپے)	59617090	24301339

(ہ)ضلع ہذامیں محکمہ کے پاس گاڑیوں ، ان کی مینٹیننس اور پٹرول کے سال20-2019 کے اخراجات کی تفصیل"ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8اکتوبر2020)

راجن پور: محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے افسران، ملازمین، زراعت کے آلات اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*5149: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب)اس دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوزہیں اوران میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں کیایہ ضلع کی عوام کے لئے کافی ہیں۔

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے زرعی آلات فراہم کئے گئے نیز کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں۔

(د) ضلع ہذامیں پچھلے تین سالوں میں کتنے کھال پختہ کئے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے۔

(تاریخ وصولی3جولائی2020 تاریخ ترسیل4ستمبر2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف)

سیکشن	نام ضلعی آفیسر	عہدہ	عرصہ تعیناتی
بلڈوزر	محمد عثمان	نائب زرعی انجینئر (فیلڈ آپریشن)	1سال 4 ماہ
ویل ڈرلنگ	اختر سعید ولدزاہد حسین	نائب زرعی انجینئر(ویل ڈرلنگ)	تقریباً 3 سال

ضلع میں تعینات باقی سٹاف18 افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل"الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)بلڈوزر سیکشن:

دفتر نائب زرعی انجینئر فیلڈ آپریشن کے پاس کل 7 بلڈوزر ہیں جو تمام چالو حالت میں ہیں اور کسانوں کی ضروریات کو پورا کررہے ہیں۔

ویل ڈرلنگ سیکشن:

1 ویل ڈرلنگ سیکشن کے پاس دو عدد بورنگ پلانٹ 10" قطر کے ہیں جن میں سے ایک ہینڈ بورنگ پلانٹ قابلِ استعمال ہے جو ٹیوب ویل بور کرنے کیلئے محکمانہ رعایتی نرخوں پر زمینداروں کو کرایہ پر مہیا کیا جاتا ہے اور یہ پلانٹ ڈیمانڈ کے مطابق کافی ہیں۔

2 ایک عدد الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر ہے جو کہ زیرزمین پانی کی کوالٹی اور گہرائی کو بتاتا ہے۔یہ آلہ زمینداروں کو محکمانہ رعائتی نرخوں پر کرایہ پر مہیا کیا جاتا ہے۔

3 " انرجی آڈٹ آف ٹیوب ویل " کے آلات موجود ہیں جو کہ پہلے سے لگے ہوئے ٹیوب ویلز پر انرجی کے ضیاع کی روک تھام کیلئے زمینداروں کو آگاہ کرتے ہیں۔یہ سہولت زمینداروں کو مفت مہیا کی جاتی ہے۔

(ج)ضلع میں محکمہ زراعت کی جانب سے سال20-2019 میں کاشتکاروں /زرعی خدمات فراہم کرنے والوں کو40لیزر لینڈ لیولرز بحساب دو لاکھ پچاس ہزار روپے فی یونٹ سبسڈی پر فراہم کیے گئے۔

ضلع ہٰذا میں محکمہ ہٰذا کے درج ذیل منصوبہ جات جاری ہیں:

شعبہ	جاری منصوبہ جات
1۔توسیع	1۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم 2۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار کماد 3۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار تیلدار اجناس
2۔اصلاح آبپاشی	1۔پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ 2۔ قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالاجات (فیز-II) پنجاب 3۔ڈرپ/سپرنکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب 4۔بارانی علاقوں میں کمانڈ ایریا میں اضافہ کا قومی پروگرام۔پنجاب

(د)ضلع ہٰذا میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے پچھلے تین سالوں میں41 غیر اصلاح شدہ کھالاجات اور 137 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات اور 31 آبپاش سکیموں کی اصلاح و پختگی کی گئی جبکہ سال 21-2020میں 8 غیر اصلاح شدہ کھالاجات اور 9 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی کرنے کا ارادہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب8اکتوبر2020)

بہاولنگر میں گندم و کپاس کے ریسرچ سنٹرز اور زرعی یونیورسٹی کیمپس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5356: **چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر ایک زرعی علاقہ ہے جس کی90 فیصد آبادی کا تعلق زراعت کے پیشہ سے وابستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس صوبہ بھر کے تمام اضلاع کی نسبت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اور اس ضلع کو گندم اور کپاس کی فصل کی پیداوار میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کا کوئی ریسرچ سنٹر یا انسٹی ٹیوٹ نہ ہے جس کی وجہ سے اس ضلع میں گندم اور کپاس کے پرانے بیج کاشت کئے جاتے ہیں۔

(د) کیا محکمہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کے ریسرچ سنٹر اور زرعی یونیورسٹی کا کیمپس بنوانے کے لئے اقدامات اٹھائے گا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 27 فروری 2020 تاریخ ترسیل 23 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع بہاولنگر بنیادی طور پر زرعی علاقہ ہے اور اس کی آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے (تاہم مذکورہ ضلع میں زراعت کے شعبہ سے منسلک افراد کے درست اعداد و شمار بیورو آف سٹیٹسٹکس محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب سے حاصل کیے جاسکتے ہیں) یہاں موجود انڈسٹری (کاٹن فیکٹریز، رائس فیکٹریز، شوگر مل) بھی خام مال کیلئے زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ ضلع بہاولنگر کا کل رقبہ 18,33,556 ایکڑ ہے جبکہ 15,32,082 ایکڑ زیر کاشت ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر ان اضلاع میں شامل ہے جہاں گندم اور کپاس بہت زیادہ رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع کو گندم اور کپاس کی پیداوار حاصل کرنے میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ گندم کی کاشت اور اوسط پیداوار میں ضلع بہاولنگر پنجاب میں پہلے نمبر پر ہے اور تقریباً 9 لاکھ ایکڑ پر گندم کاشت کی جاتی ہے۔ امسال محکمہ خوراک کی گندم کی خریداری کے حوالے سے بھی ضلع بہاولنگر کا پنجاب میں پہلا نمبر تھا جبکہ کپاس کی کاشت 6 لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ پر کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کا کوئی ریسرچ سنٹر یا انسٹیٹیوٹ موجود نہ ہے لیکن یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ ضلع بہاولنگر میں کاشتکار پرانے بیج کاشت کرتے ہیں بلکہ بہاولپور ڈویژن میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر انتظام ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور گندم جبکہ کاٹن ریسرچ اسٹیشن بہاولپور کپاس پر ریسرچ کر رہا ہے اور بہاولپور میں تیار کردہ گندم اور کپاس کا بیج ضلع بہاولنگر کے لئے بھی موزوں ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب سیڈ کارپوریشن اور دیگر پرائیویٹ کمپنیوں کے ڈپو بھی موجود ہیں جہاں سے کاشتکار بیج خریدتے ہیں مگر چونکہ یہ مکمل ضرورت پوری نہیں کرتے اس لئے کاشتکار دوسرے کاشتکاروں سے لے کر یا گھر کا بیج کاشت کرتے ہیں۔

(د) ضلع میں گندم اور کپاس کے ریسرچ سنٹر بنوانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب کے ویژن اور احکامات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 اکتوبر 2020)

لاہور — محمد خان بھٹی

مورخہ 8 اکتوبر 2020 — سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک 09 اکتوبر 2020 زراعت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب محمد طاہر پرویز	3134-3133-2682-2678-2777
2	محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور	4392-3258
3	محترمہ راحیلہ نعیم	3919
4	جناب محمد ارشد ملک	5018-4040
5	سید عثمان محمود	4087-4083
6	محترمہ شاہینہ کریم	4275-4273
7	ملک ندیم کامران	4287
8	ملک واصف مظہر:	4340
9	چودھری مظہر اقبال	5356-4353
10	محترمہ مومنہ وحید	4905-4465
11	جناب محمد افضل گل	4523
12	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	4619-4617
13	رانا منور حسین	4696
14	چودھری مسعود احمد	4704
15	جناب نور الامین وٹو	4772
16	چودھری افتخار حسین چھچھر	4776

5082-4939	ملک خالد محمود بابر	17
4956	محترمہ شاہدہ احمد	18
4977	جناب نصیر احمد	19
4996-5000	جناب صہیب احمد ملک	20
5045-5044	جناب محمد فیصل خان نیازی	21
5058	محترمہ حناء پرویز بٹ	22
5149-5148	محترمہ شازیہ عابد	23